الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 15 — جمعۃ المبارک 10/اکتوبر 2008ء — 09/شوال 1429 ہجری قمری ۞ 10/اخاء 1387 ہجری شمسی — شمارہ 41

حاسد، چغل خور اور کاہن

حضرت عبداللہ بن بسرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

حاسد، چغل خور اور کاہن مجھ میں سے نہیں اور مَیں ان میں سے نہیں۔

(مجمع الزوائد باب الغیبۃ جلد 8صفحہ 91)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔

قرآن اور رسول کریم ﷺ سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے

جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے

۞...... ’’قرآن شریف پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانے کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانے کے حسب حال ہو تو ہو لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے۔ اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ102۔جدید ایڈیشن)

۞...... ’’قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر خدا ہے۔ قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ191۔جدید ایڈیشن)

۞...... ’’قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑا ٹکڑا کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے۔ اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے‘‘۔ (چشمہ معرفت ۔ روحانی خزائن جلد 23صفحہ 308-309۔جدید ایڈیشن)

۞...... ’’مَیں بار بار کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم ﷺ سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے‘‘۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11صفحہ345۔جدید ایڈیشن)

۞...... ’’اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 3صفحہ 24۔جدید ایڈیشن)

۞...... اللہ جلّشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکا و زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد 3صفحہ315)

۞...... ’’حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے...... جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے......اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 3صفحہ 397۔جدید ایڈیشن)

۞...... ’’سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد 3صفحہ591۔جدید ایڈیشن)

۞...... ’’اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے، وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ232جدید ایڈیشن)

خلافت جوبلی سال کے رمضان المبارک کے آخری روز مسجد فضل لندن میں عالمی درسِ قرآن مجید اور عالمی دعا کی نہایت پاکیزہ اور رُوح پرور تقریب

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کا پُر معارف درس ارشاد فرمایا اور احباب جماعت احمدیہ کو مختلف دعاؤں کی تحریک فرماتے ہوئے عالمی دعا کروائی۔

ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ یہ تقریب براہ راست تمام عالم میں نشر کی گئی۔

(لندن۔یکم اکتوبر)۔آج برطانیہ میں اس سال کے رمضان المبارک کا آخری روزہ تھا۔آج مسجد فضل لندن میں رمضان المبارک کے آخری روز کے درس قرآن مجید کو سننے کے لئے کثیر تعداد میں احباب جماعت مردوزن صبح سے ہی جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ آج کے درس قرآن مجید کا خاص پہلو یہ تھا کہ یہ درس سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس ارشاد فرما رہے تھے۔چنانچہ جب قریباً ساڑھے بارہ بجے حضور ایدہ اللہ مسجد میں درس کے لئے تشریف لائے تو نہ صرف مسجد اور ملحقہ نصرت ہال اور محمود ہال بلکہ مسجد کے عقبی صحن میں لگی مارکیز احباب سے پُر تھیں اور بہت سے احباب صحن میں بھی موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ کا یہ درس قرآن مجید ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں ٹیلی کاسٹ کیا جا رہا تھا۔اور اس طرح سے ملک ملک میں، گھر گھر میں لوگ اپنے ٹی وی سیٹ کے سامنے ہمہ تن گوش تھے گویا ایک عالمی درس کا سماں تھا جس سے دنیا بھر کے احمدی اور دیگر بہت سے سعید فطرت افراد بھی مستفید ہو رہے تھے۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے سب سے پہلے قرآن مجید کی آخری تین سورتوں (سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کی تلاوت کی اور سورۃ اخلاص کا ترجمہ پڑھا۔ پھر فرمایا کہ یہ تین سورتیں جو مَیں نے پڑھی ہیں ان کی ایک خاص اہمیت ہے۔ احادیث میں ان کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔سورۃ اخلاص کو آنحضرت ﷺ نے ثلث قرآن قرار دیا ہے۔یعنی قرآن کا تیسرا حصہ۔حضور نے بتایا کہ ثلث قرآن سے یہ مراد نہیں کہ یہ سورۃ قرآن کریم کے حجم کا تیسرا حصہ ہے بلکہ یہ مراد ہے اس کا مضمون خاص اہمیت رکھتا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں دو بڑے فتنے پیدا ہونے والے ہیں۔ایک دجال کا فتنہ دوسرا یاجوج ماجوج کا فتنہ۔ان دونوں فتنوں نے اسلام سے ٹکّر لینی تھی۔قرآن کریم کی ان سورتوں میں ان ہر دو فتنوں کے خیالات کی تردید کی ہے۔

حضور نے سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس کے مختلف فضائل کا احادیث نبویہ کے حوالہ سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضورؐ جب رات کے وقت اپنے بستر پر آرام فرماتے تو یہ تینوں سورتیں پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونک مارتے اور پھر ہاتھوں کو سارے بدن پر پھیرتے تھے۔اور یہ عمل تین بار کرتے۔اسی طرح آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص صبح وشام ان تینوں سورتوں کو پڑھے گا اس کے لئے یہ کافی ہوجائیں گی،اس کی ہر ضرورت پوری ہوجائے گی اور وہ دکھ سے محفوظ رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے ان سورتوں کے فضائل سے متعلق متفرق احادیث بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ سب باتیں اس طرف متوجہ کرتی ہیں کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا کرنی چاہئے۔جو شخص صبح وشام ان سورتوں کو پڑھے گا وہ آفات سے محفوظ رہے گا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ہمیشہ قرآنی تعلیم کو سامنے رکھنا چاہئے۔

حضور نے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا ترجمہ بھی پڑھا اور بتایا کہ ان تینوں سورتوں کا تعلق سورۃ فاتحہ سے بھی ہے۔یہ تینوں سورتیں مجموعی لحاظ سے قرآن کریم کا اسی طرح خلاصہ ہیں جس طرح سورۃ فاتحہ خلاصہ ہے۔حضور نے سورۃ فاتحہ اور آخری تین سورتوں کے باہمی ربط پر بھی قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل احمدیوں کے جو حالات ہیں، جو دشمنیاں چل رہی ہیں یہ حسد کی وجہ سے ہیں۔دنیا کو نظر آرہا ہے کہ جماعت احمدیہ ہی اکائی پر قائم ہے اور خلافت سے وابستہ ہے اور نتیجۃً اللہ کے فضل سے اس کے قدم ترقی کی طرف اٹھ رہے ہیں۔حضور نے فرمایا کہ صرف پاکستان ہی نہیں دوسرے ملکوں میں بھی جماعت کی مخالفت ہو رہی ہے۔حضور نے فرمایا کہ سورۃ الفلق میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ جب دنیا میں خدا کا عام غضب نازل ہو رہا ہو اس وقت بھی وہ ہمیں بچائے اور جب خاص غضب نازل ہو رہا ہو اس وقت بھی اپنی پناہ میں رکھے تاکہ نہ ہم حاسد بنیں اور نہ محسود۔

حضور ایدہ اللہ نے ان تینوں سورتوں کے باہمی ربط اور سورۃ فاتحہ کے ساتھ ان کے گہرے ربط پر بہت ہی لطیف انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے قرآن کریم کی حکمتوں اور عظمتوں کو آشکار فرمایا۔حضور نے فرمایا کہ ضَآلِّیۡن کا سب سے بڑا مظہر عیسائی ہیں اور وہ جوان کے ہم خیال ہیں۔یہ لوگ بڑے ڈھکے چھپے انداز میں اسلام پر اعتراض کرتے ہیں اور سینوں میں مختلف طریقوں سے وسوسے پیدا کرتے ہیں۔حضور نے فرمایا کہ سورۃ الفلق کی آخری آیت میں بتایا ہے کہ مسلمان قوم کا ایک بہت بڑا حاسد پیدا ہونے والا ہے اور سورۃ الناس میں بتایا کہ وہ عیسائی قوم ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے بھی ان سورتوں کے مضامین کی وضاحت فرمائی۔حضور نے ان سورتوں کے اہم الفاظ کی لغوی تشریحات بھی بیان فرمائیں اور مختلف لغوی معانی کے پیش نظر ان کی لطیف تشریح وتفسیر بیان فرمائی۔حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو ہمیشہ دعا مانگتے رہنا چاہئے۔ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔

ان سُورِ قرآنی کی نہایت خوبصورت اور پُر معرفت تشریح وتفسیر کے بعد حضور نے احباب جماعت کو مختلف دعاؤں کی طرف توجہ دلائی جن میں خاص طور پر آنحضرت ﷺ کی آل کے لئے، خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے لئے، احباب جماعت کے لئے، امت مسلمہ کے لئے، واقفین زندگی اور واقفین نو بچوں، بچیوں کے لئے، دجال کے فتنہ سے بچنے کے لئے، اشاعت اسلام و احمدیت کے لئے، شہداء اور ان کے پسماندگان کے لئے، اسیران راہ مولا کے لئے۔غرضیکہ اسی طرح مختلف پہلوؤں سے حضور نے ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے دعا کی خصوصی تحریک فرمائی۔اسی طرح قرآن مجید واحادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دعائیں بھی پڑھیں اور ان کی ضروری تشریحات کرتے ہوئے احباب کو خصوصی طور پر دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔حضور کا یہ درس ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہا۔اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی۔اس کے ساتھ عالمی درس قرآن اور عالمی دعا کی یہ بہت ہی بابرکت اور پاکیزہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔اللہ کرے کہ اس کا فیض ہر احمدی کو ہمیشہ پہنچتا رہے اور ان تمام دعاؤں کو اپنے خاص فضل سے قبولیت کا شرف عطا فرماتے ہوئے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔

بچھڑ گیا ہے جو اِک بار پھر ملا تو نہیں
یہ شہر اس سے زیادہ کبھی دُکھا تو نہیں
ہوائے دہر نے گُل کر دیئے گھروں کے چراغ
یہ اور بات ہے کہ دل کا دیا بجھا تو نہیں
تمام شہر میں چرچا ہے اُس کی خوشبو کا
مگر یہ پھول مسلنے کا خوں بہا تو نہیں
بس اِک اشارۂ ابرو پہ پیچ دی دستار
فقیہِ شہرِ ہوس سے کوئی گلہ تو نہیں
لپکتے شعلوں کی زد میں ہے پھر قبائے وطن
کہیں یہ اپنے کئے ہی کی کچھ سزا تو نہیں
بہت ہے شور گلستاں میں رُت بدلنے کا
دھیان رکھنا کوئی سازشِ ہوا تو نہیں
کہیں پہ اشک گرے ہیں کہیں پہ قطرۂ خوں
زمینِ سندھ پہ سیلِ وفا رُکا تو نہیں

(ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر۔موروگورو۔تنزانیہ)

یہ وہ بازار کہ ہر دام خوشی سے حاضر
جان دیتا ہے خریدار بھی ہنستے ہنستے
دراصل موت میں آتی ہے نظر اُن کو حیات
وہ جو جاتے ہیں سرِ دار بھی ہنستے ہنستے
دستِ قاتل میں کہاں طاقتِ قتلِ ایمان
ٹوٹیں گے جبر کے ہتھیار بھی ہنستے ہنستے
یہ اسیرانِ وفا ہیں جو نظر آتے ہیں
پا بہ جولاں سرِ بازار بھی ہنستے ہنستے
روز لکھتے ہیں محبت کی کہانی جو نئی
روز جیتے ہیں تہِ بار بھی ہنستے ہنستے
خوفِ خادم(1) کا ہو مخدوم کو کیونکر آخر
سرد پڑ جائے گی یہ نار بھی ہنستے ہنستے
حوصلہ شرط ہے منزل کے قریب آنے کو
سہل ہوگی رہِ دشوار بھی ہنستے ہنستے
ہم نے ہر حال میں سیکھا ہے تبسُّم کرنا
دشت بن جائیں گے گلزار بھی ہنستے ہنستے
تم نے دیکھا نہیں آنکھوں میں تلاطم اُس کے
کرتا ہے یار جو گفتار بھی ہنستے ہنستے

(فاروق محمود۔ لندن)

(1) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔یہاں آگ کے لئے لفظ خادم اور ہر غلامِ مسیح الزمان کے لئے لفظ مخدوم کا استعمال کیا گیا ہے۔

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر11

حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کی گرانقدر مساعی

حضرت مولانا شمس صاحب کی دمشق کے بعد فلسطین ومصر اور سوڈان میں فتوحات کے ایمان افروز ذکر سے قبل تاریخی ترتیب کی رعایت سے ضروری ہے کہ حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کی خدمات کا ذکر کیا جائے جو انہوں نے اس عرصہ میں انجام دینے کی توفیق پائی۔

حضرت شاہ صاحب نے دمشق میں اپنے مختصر قیام کے دوران عربی زبان میں ترجمہ وتالیف کا عظیم الشان کام سرانجام دیا۔آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''کشتی نوح'' کا عربی میں ترجمہ کیا۔ایک ٹریکٹ ''الحقائق عن الأحمدية'' چھپوایا اور ایک مبسوط کتاب ''حياة المسيح ووفاته'' کے نام سے شائع کی جس کا عیسائیوں کے علاوہ بڑے بڑے مسلمان علماء اور فلاسفروں پر بھی بہت گہرا اثر پڑا۔چنانچہ مصر کے مشہور مفکر احمد زکی پاشا نے تسلیم کیا کہ وفات مسیح کے متعلق جو تحقیق احمدیوں نے کی ہے اس سے اسلام کی برتری ثابت ہوتی ہے اور عیسائیت پر کاری ضرب لگتی ہے۔نیز انہوں نے کہا کہ اگر احمدیت وفات مسیح سے متعلق اس تحقیق کے سوا اور کچھ نہ بھی پیش کرتی تب بھی یہ بات ان کے لئے تمام مسلمان فرقوں پر فخر اور برتری کے لئے کافی ہوتا۔

ان کے علاوہ محسن البرازی بیک نے (جو حکومت شام کے سابق وزیر تھے) کہا کہ افسوس اگر میرے دنیوی مشاغل مانع نہ ہوتے تو سب سے بہترین کام جس کے اختیار کرنے میں فخر کرتا وہ تبلیغ اسلام تھا جسے احمدی انجام دے رہے ہیں۔

حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کی عراق میں خدمات

ان دنوں عراق میں امیر فیصل اوّل کی حکومت تھی۔وہاں پر جماعت کا کوئی مرکزی مبلغ موجود نہ تھا۔ہندوستانی احمدی انفرادی طور پر تبلیغ میں مصروف رہتے تھے۔لیکن حکومت عراق نے وہاں تبلیغ احمدیت کی ممانعت کر دی اور ان کے پرائیویٹ اجتماعات پر بھی پابندی لگا دی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو ہدایت فرمائی کہ وہ ہندوستان واپس آتے ہوئے عراق کے راستہ سے آئیں اور ان ناروا پابندیوں کے اٹھائے جانے کے لئے کوشش کریں۔چنانچہ حضرت شاہ صاحب اوائل 1926ء میں بغداد پہنچے۔وہاں پر آپ نے بڑی بڑی شخصیات کے ساتھ ملاقاتیں کیں جن میں بعض حکومتی وزراء، علماء اور معززین شامل ہیں۔وہاں پر حضرت شاہ صاحب کی ملاقات اپنے ایک گہرے دوست مکرم رستم بیک حیدر صاحب سے ہوئی جو کہ امیر فیصل اوّل کے خاص الخاص لوگوں میں سے تھے۔ان کے ذریعہ حضرت شاہ صاحب کو خاصی مدد حاصل ہوئی اورانہی کے توسط سے یہ بھی ممکن ہوا کہ امیر فیصل اوّل نے حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کو اپنے محل میں کھانے پر مدعو کیا۔اس موقعہ پر احمدیت کے بارہ میں بھی بات ہوئی اور شاہ صاحب نے احمدیت کے عقائد اور تعلیمات کو نہایت عمدہ رنگ میں پیش فرمایا،جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امیر فیصل اوّل نے بخوشی احمدیت کی تبلیغ کی اجازت دے دی اور تمام پرانے احکام منسوخ کر دیئے۔اس کے بعد حضرولی اللہ شاہ صاحب نے بغداد اور بصرہ میں کھل کر تبلیغ کی اور تین ماہ تک عراق میں قیام فرمایا جس کے بعد 10/مئی 1926ء کو واپس قادیان تشریف لے گئے۔

شاہ صاحب کی سفارتی کوششوں کو سراہتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

''میرے نزدیک شاہ صاحب نے اس سفر میں ایک بڑا کام کیا ہے......وہ عراق کے متعلق ہے۔سیاستاً یہ ایک ایسا کام ہے کہ جو دور تک اثر رکھتا ہے۔......ہم گورنمنٹ آف انڈیا کے ذریعہ کوشش کر چکے تھے مگر پھر بھی اجازت نہ حاصل ہوئی تھی۔ وہاں سے ہمارے کئی آدمی اس لئے نکالے جا چکے تھے کہ وہ تبلیغ کرتے تھے۔اپنے گھر میں جلسہ کرنا بھی منع تھا۔ان حالات میں کوشش کر کے کلی طور پر روک اٹھا دینا بلکہ وہاں ایسے خیالات پیدا ہو جانا جوان کے دل میں ہمدردی اور محبت ثابت کرتے ہیں بہت بڑا کام ہے۔......یہ کام اس قسم کا ہے کہ سیاسی طور پر اس کے کئی اثرات ہیں۔......اس سے سمجھا جائے گا کہ احمدی قوم حکومتوں کی رائے بدلنے کی قابلیت رکھتی ہے۔...... پس شاہ صاحب نے یہ بہت بڑی خدمت کی ہے۔''

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد4 صفحہ523-524.
مجلة البشرى جنوری ، فروری 1937ء صفحہ50تا 52)

ایک وضاحت

سلسلہ کے لٹریچر میں کہیں یہ بھی لکھا ہوا موجود ہے کہ حضرت ولی اللہ شاہ صاحب نے اس سفر بطرف دمشق اور عراق میں اس تاریخی تبلیغی مساعی کے لئے دو سال قیام کیا۔لیکن تاریخی واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ہمراہ 27/جون 1925ء کو روانہ ہو کر 17/جولائی 1925ء کو دمشق پہنچے۔اور وہاں سے 1926ء کے شروع میں بغداد چلے گئے۔ وہاں پر اپنے مفوضہ کام نپٹانے کے بعد 10/مئی 1926ء کو واپس قادیان تشریف لے گئے۔ یوں یہ کل عرصہ تقریباً ساڑھے دس ماہ کا بنتا ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

عراق سے متعلق محمود عرفانی صاحب کی بعض یادیں

عراق کا ذکر چل رہا ہے تو اس سیاق میں مکرم محمود عرفانی صاحب کی چند یادیں بھی درج کر دیتے ہیں۔گو کہ یہ یادیں 1929ء کی ہیں اور 1927 سے 1929ء کے عرصہ کے واقعات بعد میں آنے والے ہیں تاہم عراق کے مندرجہ بالا واقعات کے بعد ان ذکریات کا درج کرنا شاید مضمون کے تسلسل کے اعتبار سے زیادہ مناسب ہو۔

مکرم محمود احمد عرفانی صاحب نے اپنے ایک مضمون بعنوان ''عالم اسلامی میں میرے آقا کے تذکرے'' میں اپنی بعض یادداشتیں درج کی ہیں اس کا ایک حصہ ہم ذیل میں انہی کے قلم سے نقل کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ادنیٰ خادم شاہی دربار میں

دسمبر 1929ء میں مَیں بغداد میں تھا۔اس وقت عراق کے تخت پر عالم اسلام کا مشہور مدبر اور بہادر بادشاہ فیصل حکمران تھا۔فیصل کی زندگی اور اس کی تاریخ انقلابات کے صفحات سے پُر ہے۔وہ پتلا دُبلا نحیف الجثہ انسان تھا۔مگر اس کی نظر دور بین تھی۔اور اس کا فکر نکتہ رس تھا۔اس نے نہ صرف اپنی ذات میں انقلاب پیدا کیا۔بلکہ عالم اسلامی میں وہ انقلاب پیدا کیا جس کی یاد اب تاریخ سے مٹ نہیں سکتی وہ ایسا انسان تھا جس نے آن واحد میں شام کی سلطنت کھو کر عراق کی سلطنت حاصل کر لی اور اپنے تدبر سے ایک مردہ قوم کو زندہ قوموں کی صف میں لا کھڑا کر دا۔

جنوری کا مہینہ تھا بغداد میں سخت سردی پڑ رہی تھی ہاتھ ٹھٹھر رہے تھے اور بارشیں بھی ہو رہی تھیں۔بادشاہ نے مجھے باریابی کا موقع دیا۔بادشاہ کا دیوان قصر سے دور تھا۔اس دن سردی اور بارش اتنی تیز تھی کہ مَیں یقین کرتا تھا کہ آج بادشاہ اپنے ایوان میں نہیں آئیں گے 9 بجے میں دیوان پہنچا۔معلوم کرنے سے معلوم ہوا کہ شاہ آٹھ بجے سے بھی پہلے آ گئے تھے۔مجھے حیرت ہوئی۔نَو بج کر چند منٹ پر مجھے طلب کر لیا گیا۔شاہ کا کمرہ ایک بہت بڑا ہال تھا۔جو ایرانی قالینوں سے مفروش تھا......شاہ دروازہ کے قریب چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چہل رہے تھے۔ جونہی میرا سامنا ہوا بادشاہ کھڑے ہو گئے۔مَیں نے سلام کیا۔شاہ نے ہاتھ بڑھایا۔مَیں نے مصافحہ کیا اور اس کے بعد مجھے ساتھ لے کر ہال کے صدر میں گئے اور مجھے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا اور بیٹھ گئے۔مَیں نے شاہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا:۔

''مَیں مذہباً احمدی جماعت کا فرد ہوں جن کا اعتقاد ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام قادیانی اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی تھے۔ہماری جماعت اس وقت دس لاکھ سے کچھ اوپر ہے۔ہمارے افراد تمام دنیا میں پھیل گئے ہیں۔اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزندِ اکبر حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۂ ثانی ہیں۔ان کے زمانہ میں ہماری جماعت کو بڑی ترقی ہوئی۔انہوں نے یورپ اور امریکہ کے سوا مشرق کے مختلف ملکوں میں سلسلہ کے مشن کھولے اور آپ نے جماعت کو پورے طور پر منظّم کیا۔حجاز کا انقلاب جب ہوا ہندوستان میں ایک زلزلہ رونما ہوا۔سب مسلمان مخالفت کر رہے تھے۔اس وقت صرف حضرت خلیفۃ المسیح نے آواز اٹھائی کہ جیسے دیگر اقوام کو آزادی کا حق ہے ایسے ہی عربوں کو بھی حق ہے۔عرب وہ ہیں جنہوں نے ساری دنیا کو تمدن اور علوم سکھلائے اور اسلام جیسا پاکیزہ مذہب بھی ہم کو ایک عرب ہی کے طفیل ملا۔............''

یہ سن کر بادشاہ مجھ سے یوں مخاطب ہوئے:۔

''مجھے احمدی جماعت کا اچھی طرح علم ہے۔مَیں مرزا احمد قادیانی کو دنیا کا بہت بڑا انسان سمجھتا ہوں۔مَیں ان کی جماعت کے کام سے جو یورپ امریکہ میں ہو رہا ہے واقف ہوں۔اور میرے دل میں اس جماعت اور اس کے بانی کا بڑا احترام ہے اور عربی قضیہ میں جو امام جماعت احمدیہ قادیان نے کہا اس کے لئے مَیں اپنے اندر جذبۂ امتنان پاتا ہوں''۔

دجلہ کے کنارے

دجلہ کا کنارہ تھا۔شاہ علی بن حسین جو حجاز کے بادشاہ تھے اپنے محل کے شہ نشین پر جو بالکل دجلہ کے پانی پر واقع تھا آرام کرسی پر تنہا بیٹھے ہوئے تھے اور دجلہ میں کشتیوں کی سیر دیکھ رہے تھے۔صبح کا وقت تھا۔سورج کی کرنیں دجلہ کے پانی میں پڑ کر عجیب سیمابی منظر پیدا کر رہی تھیں۔ہوا میں ایسی خنکی تھی جو تازگی لئے ہوئے تھی۔دجلہ کے کنارے اس وقت خاص رونق تھی۔ملک علی اس پر لطف منظر کی سیر کر رہے تھے کہ خاکسار کو باریابی کا موقعہ ملا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر آیا۔بادشاہ بغور سنتے رہے اور پھر کہا:۔

''مَیں نے مرزا قادیانی کا ذکر پہلے بھی سنا ہے۔مَیں ان کو اسلام کا بڑا خدمت گزار جانتا ہوں۔میرے خیال میں دعوے میں ان کو غلطی لگی ہے''۔

(الحکم قادیان کا خاص نمبر۔مؤرخہ28-21 مئی34ء
جلد37 نمبر18,19 صفحہ4)

حضرت مولانا شمس صاحب حیفا میں

حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کی مساعی اور محمود عرفانی صاحب کی ذکریات کے بعد اب ہم مولانا جلال الدین شمس صاحب کے حیفا میں جانے کے بعد کے حالات کی طرف عود کرتے ہیں۔

مکرم طٰہٰ قزق صاحب صدر جماعت اردن لکھتے ہیں:

مولانا جلال الدین صاحب شمس جب حیفا تشریف لائے اور شارع الناصرہ پر ریلوے سٹیشن کے قریب کرائے کے گھر میں رہنے لگے۔میرے والد میرے چچا اور ایک دوست مکرم رشدی بسطی صاحب بھی ان دنوں ریل کے

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب حیفا میں۔مکرم منیر الحصنی صاحب آپ کے بائیں ہاتھ رومی ٹوپی پہنے ہوئے ہیں

محکمے میں کام کرتے تھے۔ انہی دنوں اخباروں نے لکھنا شروع کیا کہ حیفا میں ایک مبلغ آئے ہیں اور ایسے عقائد کی طرف بلاتے ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے۔

رشدی بسطی صاحب مولانا جلال الدین صاحب شمس سے ملنے گئے اور متعدد ملاقاتوں کے بعد بیعت کر لی۔ اس کے بعد میرے والد صاحب بھی ان سے ملنے گئے اور جب واپس آئے اور سوئے تو خواب میں ان کو آواز سنائی دی کہ: جلدی کرو، احمدی تواب مدینہ منورہ کے بھی متولی بن گئے ہیں۔ چنانچہ وہ اگلے دن ہی گئے اور بیعت کر لی۔

میرے والد صاحب دیسی جڑی بوٹیوں سے علاج ومعالجہ کیا کرتے تھے اور اس میں بڑے حاذق طبیب تھے۔ آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور اکثر حضور علیہ السلام کے عربی قصائد کے اشعار گنگناتے رہتے تھے۔

میرے والد صاحب کے بعد میرے چچا نے بیعت کی۔ وہ میرے والد صاحب کے ساتھ ہی ایک گھر میں رہتے تھے اور ایک بزرگ انسان تھے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ان کے گھر جلال الدین نامی شخص آیا ہے اور انہوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ چنانچہ جب میرے والد صاحب نے مولانا جلال الدین صاحب کو بیعت کے بعد اپنے گھر مدعو کیا تو میرے چچا نے بھی بیعت کر لی۔ ان کے بعد اہل کبابیر میں سے کافی احباب نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ اس سے قبل وہ شاذلی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

میرے والد صاحب الحاج محمد القرق صاحب کے دو چچیرے بھائی تھے ان میں سے ایک نہایت مخالف بن گیا چنانچہ وہ بعض بدبختوں کو بھیج کر میرے والد صاحب پر گندے ٹماٹر اور مالٹے پھینکوایا کرتا تھا۔ جبکہ دوسرا آبادی سے دور پہاڑی علاقے میں رہتا تھا اور نہایت بہادر اور اثر ورسوخ والا آدمی تھا۔ ان دنوں وہاں پر ایک مولوی نے جوش میں آ کر یہ اعلان کیا کہ احمدی کافر ہیں اور ان کا قتل جائز ہے۔ جب اس شخص نے مولوی کی یہ بات سنی تو فوراً کہا: احمدیوں کی طرف بڑھنے والا ہاتھ ان تک پہنچنے سے قبل کاٹ دیا جائے گا۔ مَیں احمدی نہیں ہوں لیکن ابھی جا کر اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہوں، اور جس میں ہمت ہے وہ میرے سامنے آ کے دکھائے۔ چنانچہ یہ اسی وقت ہمارے گھر آئے اور ہمیں ساری کہانی سنائی۔ یہ مولوی بعد میں انگریزوں کے خلاف بغاوت میں شریک ہوا اور اسی میں مارا گیا۔

مولانا جلال الدین صاحب شمس کا حیفا میں پہلا مناظرہ شیخ کامل القصاب کے ساتھ ہوا جس میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یہ شیخ شام سے بھاگ کر آیا تھا اور فرانسیسی قابضوں کے خلاف جدوجہد میں مصروف تھا۔ اس وقت فرانسیسیوں اور انگریزوں کے درمیان تعلقات تناؤ کا شکار تھے۔ اور فرانسیسیوں کے شام پر قبضہ کی وجہ سے کئی جنگجو بھاگ کر فلسطین آ گئے تھے۔ انہوں نے فلسطین میں ایک مدرسہ کھولا تھا جس پر اسلامی طرز عمل کی چھاپ تھی۔ مَیں بھی اسی مدرسہ میں پڑھتا تھا۔ اس میں نظم ونسق بہت اعلیٰ درجہ کا تھا اور سختی بہت ہوا کرتی تھی۔ سکول ٹائم کے بعد بھی طلباء کے کئی دستے بازاروں میں راؤنڈ پر رہتے تھے اور اگر کسی طالبعلم کو خلاف ادب اور خلاف اخلاق حرکت کرتے ہوئے دیکھتے تو اگلے دن سکول میں اس کو سب کے سامنے بلایا جاتا تھا اور بعض اوقات ڈنڈے مارے جاتے تھے۔ مدرسہ سے چھٹی کے بعد لڑکے قطار میں نکلتے تھے اور جس کا گھر آ جاتا تھا وہ قطار سے نکل کر گھر میں داخل ہو جاتا تھا۔

ایک دن ہم قطار میں جا رہے تھے کہ سامنے سے مولانا جلال الدین صاحب شمس آ گئے۔ میرے ساتھ کے لڑکے نے انکو دیکھ کر گالی دی۔ مَیں خاموش رہا۔ جب میرا گھر آیا تو مَیں گھر میں داخل ہوتے وقت اس لڑکے کو بھی گھسیٹ کر اندر لے آیا اور اسے کہا کہ مَیں تمہیں جان سے مار دوں گا۔ وہ مجھ سے معافیاں مانگنے لگ گیا۔ چنانچہ مَیں نے اسے ایک ہلکا سا طمانچہ مار کر چھوڑ دیا۔ اس لڑکے نے میری شکایت شیخ کامل القصاب کے بیٹے سے کی جو کہ نہایت کرخت اور بہت سخت آدمی تھا۔ اس نے مجھے بلایا اور جب مَیں پہنچا تو ناشتہ کر رہا تھا۔ ناشتے سے فارغ ہو کر اس نے مجھ سے پوچھا کہ اس لڑکے کو کیوں مارا تھا؟ مَیں نے کہا کہ اس نے میرے والد صاحب کے دوست کو گالی دی تھی۔ اس نے پوچھا کہ کون ہے تمہارے والد کا دوست؟ مَیں نے کہا کہ احمدی مبلغ مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ اس پر اس نے میری توقع کے بالکل برعکس صرف اتنا کہا کہ ایسا دوبارہ نہیں کرنا اور جانے دیا۔

مولانا جلال الدین صاحب شمس کی دو باتیں خاص طور پر مشہور تھیں۔ ایک یہ کہ انہیں جب بھی کسی قرآنی آیت کا حوالہ مطلوب ہوتا تھا تو وہ اکثر اسی جگہ پر مل جاتا تھا جہاں سے وہ قرآن کریم کھولتے تھے یا اس کے ایک دو صفحات اِدھر یا اُدھر۔ دوسری بات یہ کہ وہ غیر معمولی حاضر جواب تھے۔ بسا اوقات لوگ یہ سمجھتے تھے کہ انہیں پوچھے جانے والے سوال کا پہلے علم تھا اس لئے تو اتنا مناسب اور جلدی جواب دے دیا ہے۔

ایک دفعہ مولانا جلال الدین صاحب شمس ہمارے گھر تشریف لائے۔ ان کے ہاتھ میں چند خطوط اور اخبار تھا۔ مَیں نے انہیں ایک کمرے میں بٹھا دیا۔ انہوں نے خط پڑھا اور وہیں تخت پر ہی لیٹ گئے اور اخبار منہ پر رکھ لیا۔ میں سمجھا کہ شاید آرام فرما رہے ہیں۔ اس لئے مَیں کمرے سے نکل گیا۔ جب کچھ دیر کے بعد میرے والد صاحب اور چچا جان تشریف لائے اور کمرے میں گئے تو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ مولانا جلال الدین صاحب شمس رو رہے ہیں۔ پوچھنے پر بتایا کہ اس خط میں ان کے بھائی کی وفات کی خبر تھی۔

حضرت مولانا شمس صاحب کے حیفا میں مناظرے

حیفا میں مولانا شمس صاحب کے شیخ کامل قصاب کے ساتھ مناظرے کا تو ذکر ہو چکا ہے یہ مباحثہ دو دن جاری رہا اور جب شیخ مذکور نے اپنی شکست محسوس کی تو عوام کو آپ کے خلاف بھڑکایا۔ ان مخدوش حالات کے باوجود آپ برابر تبلیغی کوششوں میں مصروف رہے۔ چنانچہ اپریل 1928ء سے فروری 1929ء تک آپ کے آٹھ پرائیویٹ مناظرے علماء سے، دو بہائیوں اور سات عیسائیوں سے ہوئے۔ عیسائیوں کے ساتھ جو مناظرے ہوئے ان کا اثر مسلمانوں پر بہت اچھا ہوا۔ اور مشائخ کے ساتھ جو مناظرے ہوئے ان میں سے پہلے مناظرہ میں مدمقابل عالم نے اپنی شکست محسوس کر لی۔ اس لئے دوسرے مناظرہ میں شرائط مناظرہ کی خلاف ورزی کی جس کا نتیجہ فوری طور پر یہ ہوا کہ جو صاحب محرک مناظرہ تھے وہ احمدی ہو گئے۔ ان کی بیعت پر مشائخ اور بھی زیادہ مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ اور تمام مساجد میں جمعہ کے دن جبکہ دیہات سے بھی سینکڑوں لوگ حیفا میں آئے ہوئے تھے سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خلاف تقریریں کیں۔ اس کا ردعمل یہ ہوا کہ سلسلہ سے ناواقف لوگ واقف ہو گئے۔ اور جو واقف تھے وہ قریب تر ہو کر سلسلہ کے حالات کا مزید مطالعہ کرنے لگے۔

ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی شہادت پر

اے دل تو آج کس لئے یوں اشک بار ہے — اے آنکھ آج کس لئے تو زار زار ہے
منّان جب تلک رہا وہ سربلند تھا — مصروف دیں کے کام میں وہ ارجمند تھا
خوشیاں وہ بانٹتا رہا وہ اک طبیب تھا — میرا ہی نہ تھا وہ تو جہاں کا حبیب تھا
چھوٹی سی عمر میں وہ اتنے کام کر گیا — کہ زندۂ جاوید اپنا نام کر گیا
نانا بھی اور ابّا(1) بھی مسرور ہوں گے آج — رضوانِ یار کا ملا منّو(2) کو آج تاج
منّو شہید ہو کے زندۂ جاوید ہو گیا — قاتل سے کوئی پوچھ لے مرنا نہیں ہے کیا
منّو ترا تو عمر بھر شیوہ یہی رہا — ”ترک رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا“
تجھ پر خدا کی رحمتیں تجھ پر سلام ہو — حاصل تجھے بہشت میں اعلیٰ مقام ہو

(ڈاکٹر محمد جلال شمس۔لندن)

(1) حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ طبیب خاص حضرت مصلح موعودؓ ڈاکٹر صاحب شہید کے نانا اور مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب مرحوم امیر حیدر آباد ڈویژن ان کے والد ہیں۔

(2) ڈاکٹر صاحب شہید کو ان کے عزیز پیار سے ”منّو“ کہتے تھے۔

الحاج محمد المغربی

یمن کے ایک ابتدائی احمدی سے ملاقات

3؍جون 1928ء کو مولانا شمس صاحب بعض دوستوں کے ہمراہ سیر کرتے ہوئے (کبابیر کے نیچے واقعہ) وادی السیاح میں پہنچے جہاں ان کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی جس کا نام الحاج محمد المغربی الطرابلسی تھا۔ معلوم ہوا کہ یہ بزرگ 23 سال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا چکے ہیں۔

حضرت مولانا شمس صاحب ان کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا:

”مَیں یمن میں امام محمد بن ادریس امامِ یمن کے پاس تھا جو کابل سے امام محمد بن ادریس کے پاس چند کتابیں اس مدعی کی پہنچیں۔ آپ نے دو کتابیں پڑھ کے علماء کے سپرد کر دیں اور کہا کہ یہ کام آپ کا ہے اس کے بارہ میں رائے ظاہر کریں، اور آپ نے خود اس کے متعلق کچھ نہ کہا۔ پھر علماء میں اس کے متعلق اختلاف ہوا۔ بعض کہیں کہ جو کچھ اس نے لکھا سچ ہے۔ بعض کہیں کہ ایسی باتیں کہنے والا کافر ہے۔ مگر مَیں استخارہ کر کے اور بعض خوابیں دیکھ کر آپ پر ایمان لے آیا۔ چنانچہ مَیں اس وقت سے آپ کو امام الوقت مسیح موعود مانتا ہوں۔...... مَیں نے پوچھا کون سی کتابیں وہاں پہنچی تھیں؟ انہوں نے کہا: ہم نے اس وقت چند عبارات حفظ کی تھیں۔ جب انہوں نے عبارات سنائیں تو وہ الاِسْتِفْتَاء کی تھیں۔ پھر انہوں نے قصیدہ اعجازیہ کے شعر سنائے......۔ 13؍ جولائی کو وہ میرے مکان پر جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لائے تو نماز ادا کرنے کے بعد کہنے لگے: اگرچہ مَیں پہلے سے ایمان لایا ہوا ہوں مگر پھر آپ کے ہاتھ پر تجدید عہد کرتا ہوں۔ تب وہ اور دو شخص اور ان کے ساتھ سلسلہ میں داخل ہوئے۔“

1930ء میں جبکہ کبابیر میں الحاج صالح عبدالقادر عودہ نے اپنے خاندان سمیت احمدیت قبول کر لی تو الحاج المغربی بھی کبابیر میں آ گئے اور کبابیر کے بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا۔ اور مدرسہ کبابیر قائم ہونے تک باقاعدہ یہ خدمت بجالاتے رہے۔

(مآخذ تاریخ احمدیت جلد4 صفحہ526، مجلۃ البشری جنوری، فروری 1937ء صفحہ52-53 الفضل 31؍اگست 1928ء صفحہ7۔ بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ204-205)

وضاحت کے لئے عرض ہے کہ "عسیر" کا علاقہ آج کل سعودی عرب میں ہے لیکن 1934ء سے قبل تک یہ یمن کا حصہ تھا۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ یمن میں بھی پیغام احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پہنچ گیا تھا اور وہاں احمدیت کا پودا لگ گیا تھا۔ 1934ء میں یمن اور سعودی عرب کے مابین جنگ ہوئی جس میں یہ علاقہ سعودی عرب کی عملداری میں آ گیا اور آج تک سعودی عرب ہی کا حصہ ہے۔

(باقی آئندہ)

دستور

اسلام مرا تابع جمہور نہیں ہے
ایواں کی خدائی مجھے منظور نہیں ہے
دستور میں لکھی ہے جو ایمان کی تعریف
قرآں کی مخالف ہے یہ دستور نہیں ہے
طوفاں میں اڑیں گے اسی دستور کے پُرزے
قادر ہے خدا گر تو وہ دن دُور نہیں ہے

(جنزل عبدالعلی ملک)۔ (6؍ستمبر 1974ء)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ جو عام حالات میں اتنا رحم کرنے والا ہے تو رمضان میں اس کی رحمت کس طرح برس رہی ہوگی اس کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں کرسکتا۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جنہوں نے رمضان کے ان گزرے دنوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت سے فائدہ اٹھایا۔

یہ مغفرت اور بخشش کے دن تبھی ہمیں فائدہ دیں گے جب ہم ان دنوں کے فیض کو اپنی زندگیوں کا حصّہ بنانے کی کوشش کریں گے۔

استغفار صرف گناہوں سے بخشش کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ آئندہ گناہوں سے بچانے کے لئے بھی ضروری ہے۔ وہی استغفار دائمی بخشش کا سامان کرتا ہے جس کے ساتھ خالص توبہ ہو جس کو پھر انسان نیکیوں سے بھرتا چلا جائے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا ہمیشہ خیال رکھے۔

اس تربیتی مہینے میں خاص طور پر ہر احمدی کو دعاؤں، استغفار، نوافل اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کو قریب تر لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(مکرم شیخ سعید احمد صاحب شہید اور دو دیگر احمدی مرحومین مکرمہ مروہ الغالول صاحبہ اور مکرم سامی قزق صاحب آف سیریا کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 19 ستمبر 2008ء بمطابق 19 تبوک 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

یہ رمضان کا مہینہ ہے، یوں لگتا ہے کہ کل شروع ہوا تھا، بڑی تیزی سے یہ دن گزر رہے ہیں۔ دوسرا عشرہ بھی اب دو تین دن تک ختم ہونے والا ہے اور پھر آخری عشرہ شروع ہو جائے گا۔

ایک روایت میں رمضان کی اہمیت یوں بیان ہوئی ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا ھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ۔(صحیح ابن خزیمة کتاب الصیام ۔باب فضائل شھر رمضان)۔یعنی وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اور درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔

اس حدیث کی مختلف روایات ہیں، کچھ ذرا تفصیل کے ساتھ ہیں اور کچھ مختصر۔ لیکن یہ جو تینوں عشروں کی اہمیت بیان کی گئی ہے وہ ہر ایک میں مشترک ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ اس وقت دوسرے عشرے سے ہم گزر رہے ہیں۔ اس کے ابھی دو تین دن باقی ہیں اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ تیسرا عشرہ شروع ہو گا، جس کے متعلق اس روایت کے مطابق کہا جاتا ہے کہ آگ سے نجات کا عشرہ ہے۔ اس وقت مَیں موجودہ عشرہ جو مغفرت کا عشرہ ہے اس کے بارہ میں اور پھر آخری حصہ کے بارہ میں کچھ بیان کروں گا۔ مغفرت توبہ اور آگ سے نجات کے بارہ میں مختلف حوالوں سے ہمیں جو توجہ دلائی گئی ہے وہ بیان کرتا ہوں۔

استغفار کا حکم ایک ایسا حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود بھی مومنوں کو دیا اور انبیاء کے ذریعہ سے بھی کہلوایا اور مومنین کو استغفار کی طرف توجہ دلائی۔ انبیاء کو کہا کہ مومنوں کو استغفار کی طرف توجہ دلاؤ اور جب اللہ تعالیٰ مومنوں کو ”وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ“ یعنی اللہ سے بخشش مانگو، کا حکم دیتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی فرماتا ہے کہ ”اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ“ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ یہ اعلان آنحضرت ﷺ سے بھی کرواتا ہے کہ مومنوں کو بتا دو کہ یہ مہینہ بخشش کا مہینہ ہے اور خود بھی اس بارہ میں یہ کہہ رہا ہے کہ بخشش میرے سے مانگو، مَیں بخشوں گا۔ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں تو اللہ تعالیٰ پھر بخشتا بھی ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے بخشش مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکیں اور بخشے نہ جائیں۔ اصل میں تو یہ رحمت، بخشش اور آگ سے نجات ایک ہی انجام کی کڑیاں ہیں اور وہ ہے شیطان سے دُوری اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی ایک انسان کو روزے رکھنے کی توفیق ملتی ہے۔ عبادت کی بھی توفیق ملتی ہے۔ اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے جائز کام چھوڑنے کی بھی توفیق ملتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تمام پچھلی کوتاہیاں، غلطیاں اور گناہ معاف فرماتے ہوئے ایسے انسان کو پھر اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے۔ یہ مغفرت بھی خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہی ہے۔ مغفرت کے بعد خدا تعالیٰ کی رحمت ختم نہیں ہوتی بلکہ مغفرت اور توبہ کا تسلسل جو ہے یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے جاری ہوتا ہے اور جب یہ تسلسل جاری رہتا ہے تو ایک انسان جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کا ہونے کی کوشش کرتا ہے پھر اس سے ایسے افعال سرزد ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو جذب کرنے والے ہوں۔ ایسے اعمال صالحہ بھی بجالاتا ہے جن کے بجالانے کا خدا تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور نتیجتاً پھر آگ سے نجات پاتا ہے۔

جب تسلسل کے ساتھ استغفار اور گناہوں سے بچنے کی کوشش ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اُس استغفار کی وجہ سے مومن نظارہ کر رہا ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں سے فیض پا رہا ہو تو پھر وہ نجات پا گیا۔ پھر اس کو آگ کس طرح چھو سکتی ہے۔ پس یہ رمضان کے تین عشرے جو بیان ہوئے ہیں یہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے اور اعمال سے مشروط ہیں۔ صرف رمضان کا مہینہ یا سحری اور افطاری کے درمیان کھانا نہ کھانا انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت مغفرت اور آگ سے نجات کا حقدار نہیں بنا دیتا۔ پس جب خدا تعالیٰ اپنے بندے کو ان باتوں کے حاصل کروانے کے لئے رمضان کے مہینے میں ایک خاص ماحول پیدا فرماتا ہے،

شیطان کو جکڑ دیتا ہے اور دعائیں سننے کے لئے اپنے بندوں کے قریب ہو جاتا ہے تو پھر اِن کے حصول کی بندوں کو زیادہ سے زیادہ کوشش بھی کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں یہ جو خدا نے فرمایا ہے کہ اے بندو! مجھ سے نا امید مت ہو۔ مَیں رحیم و کریم اور ستّار اور غفّار ہوں اور سب سے زیادہ تم پر رحم کرنے والا ہوں اور اس طرح کوئی بھی تم پر رحم نہیں کرے گا جو مَیں کرتا ہوں۔ اپنے باپوں سے زیادہ میرے ساتھ محبت کرو کہ درحقیقت میں محبت میں ان سے زیادہ ہوں۔ اگر تم میری طرف آؤ گے تو مَیں سارے گناہ بخش دوں گا اور اگر تم توبہ کرو تو مَیں قبول کروں گا اور اگر تم میری طرف آہستہ قدم سے بھی آؤ تو مَیں دوڑ کر آؤں گا۔ جو شخص مجھے ڈھونڈے گا وہ مجھے پائے گا اور جو شخص میری طرف رجوع کرے گا وہ میرے دروازے کو کھلا پائے گا۔ مَیں توبہ کرنے والے کے گناہ بخشتا ہوں، خواہ پہاڑوں سے زیادہ گناہ ہوں۔ میرا رحم تم پر بہت زیادہ ہے اور غضب کم ہے کیونکہ تم میری مخلوق ہو۔ مَیں نے تمہیں پیدا کیا ہے، اس لئے میرا رحم تم سب پر محیط ہے۔

پس اللہ تعالیٰ جو عام حالات میں اتنا رحم کرنے والا ہے تو رمضان میں اس کی رحمت کس طرح برس رہی ہوگی اس کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں کر سکتا۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جنہوں نے رمضان کے ان گزرے دنوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت سے فائدہ اٹھایا۔ ابھی بھی وقت ہے ان دنوں سے فیض پانے کا۔ جب انسان عاجز ہو کر اس کی طرف جھکتا ہے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس طرح کوئی بھی تم پر رحم نہیں کرتا جس طرح مَیں کرتا ہوں۔ جو شخص مجھے ڈھونڈے گا وہ مجھے پائے گا۔ پس اللہ کی رحمت کے حصول کے لئے، مغفرت کے حصول کے لئے اسے ڈھونڈنے کی ضرورت ہے اور وہ یہ بھی اعلان کر رہا ہے کہ جو تلاش میں آئے گا عام حالات میں بھی لیکن خاص طور پر ان دنوں میں، وہ میرا دروازہ کھلا ہوا پائے گا۔ مَیں چھپا ہوا نہیں، سامنے ہوں اور دروازہ بھی کھلا ہے۔

قرآن کریم میں جب رمضان کے روزوں کی تاکید کی گئی تو ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اِنِّیْ قَرِیْب کا لفظ استعمال کیا۔ تو اللہ تعالیٰ قریب ہے اور دروازہ کھلا ہوا ہے۔ فرماتا ہے آؤ اور میری مغفرت کی پناہ میں آ جاؤ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا تو مخلوق کے لئے عام حالات میں بھی غضب بہت کم ہے اور رحم زیادہ ہے۔ ان دنوں میں تو اور بھی بڑھ کر رحمت کے دروازے کھولتا ہوں اور مغفرت میں ڈھانپ لیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ کہہ کر کہ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء: 66) کہ وہ ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پاتے، اس پر ایک طرح کا افسوس کا اظہار کیا ہے کہ مَیں جو اتنا رحیم و کریم ہوں، مَیں توبہ قبول کرنے والا ہوں، اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹنے والا ہوں لیکن انسان پھر بھی اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے اور بخشش طلب نہیں کرتا۔

پس اللہ تعالیٰ کا بار بار مختلف ذریعوں سے استغفار کی طرف توجہ دلانا یہ بتا رہا ہے کہ بندے کی استغفار اللہ تعالیٰ کی رحمت کو ضرور بالضرور جذب کرتی ہے۔ وہ لوگ غلط ہیں جو کہتے ہیں کہ استغفار انہیں کوئی فائدہ نہیں دیتی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا۔ یہ آنحضرت ﷺ کی حدیث بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بندہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مَیں دوڑ کر آتا ہوں۔ اسی طرح قرآن کریم میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور اُنہیں اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔ پس استغفار اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا ایک رستہ ہے۔ لیکن استغفار ہے کیا؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اس کے معنے بیان کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ ....سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے‘‘۔

(’مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات کی رو سے‘۔ جلد دوم صفحہ 667)۔ یعنی جو استغفار کر رہا ہے اس کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔ اب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ بشری کمزوری کبھی ظاہر نہ ہو۔ انسان ہے، بشر ہے کمزوریاں ظاہر ہوتی ہیں۔ شیطان ہر وقت حملے کی تاک میں ہے۔ جب انسان روحانی لحاظ سے کمزور ہوتا ہے تو شیطان فوراً حملہ کرتا ہے۔ اس لئے شیطان سے بچنا اسی وقت ممکن ہے جب مسلسل انسان استغفار کرتا رہے اور مسلسل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش میں رہے۔ تبھی اللہ تعالیٰ کی حمایت اور نصرت کے حلقے میں ایک انسان رہ سکتا ہے۔ ورنہ جیسا کہ ایک جگہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ شیطان تو انسان کی رگوں میں خون کے ساتھ دوڑ رہا ہے جہاں کمزوری آئی شیطان نے حملہ کیا۔

پس یہ مغفرت اور بخشش کے دن تبھی ہمیں فائدہ دیں گے جب ہم ان دنوں کے فیض کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں گے۔ اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتے ہوئے استغفار سے اُن کا علاج کرتے رہیں گے تا کہ اللہ تعالیٰ کے حلقے میں رہیں۔ ورنہ جس طرح بعض بیماریاں انسانی جسم میں علاج کے باوجود مکمل طور پر ختم نہیں ہوتیں بلکہ ڈورمنٹ (Dormant) ہو جاتی ہیں یعنی بظاہر ان کے اثرات نہیں لگتے لیکن کسی وقت دوبارہ ایکٹو (Acitve) ہو کر وہ بیماریاں پھر ابھر آتی ہیں۔ جب کوئی بیماری آئے جسم کمزور ہو تو ایسی سوئی ہوئی بیماریاں پھر جاگ اٹھتی ہیں اور حملہ کرتی ہیں اسی طرح انسان کی نفسانی، روحانی، اخلاقی بیماریاں ہیں۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کے حکموں پر مکمل چلنے کی کوشش نہ کرتا رہے، استغفار اور توبہ سے اپنی ان حالتوں کو، ان بیماریوں کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے دبائے نہ رکھے تو پھر یہ اپنے اثرات دکھا کر انسان کو پہلی حالت کی طرف لے جانے کی کوشش کرتی ہیں۔

پس استغفار صرف گناہوں سے بخشش کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ آئندہ گناہوں سے بچانے کے لئے بھی ضروری ہے تا کہ فطرتی کمزوری کمزور پڑتی جائے اور انسان مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا پر قدم مارنے والا ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلسل کوشش کے ساتھ اور ہمیشہ کوشش کے ساتھ استغفار کی طرف متوجہ رہنے کا حکم فرمایا اور پھر سال میں ایک دفعہ ہمیں ایک Intensive یا جامع قسم کے پروگرام سے گزارتا ہے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا مزید قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ایک دفعہ جب اس کے حلقے میں آ گئے تو اس حلقے کے اندر جو مزید درجے ہیں، انہیں حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ پس اس ٹارگٹ کو سامنے رکھتے ہوئے جب ہم اللہ تعالیٰ کی بخشش کے طالب ہوں گے تو تبھی یہ عشرہ جو گزر رہا ہے ہمارے گناہوں اور غلطیوں کو ڈھانکتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب لانے والا ہوگا۔ اگر صرف یہی مطلب لیا جائے کہ اس عشرے میں روزے رکھ کر نمازیں پڑھ کر یا کچھ نفل ادا کر کے پھر سارا سال بھول جائیں کہ رمضان میں کیا کیا تھا۔ تو پھر تو یہ مغفرت کا عشرہ نہیں بن سکتا۔ پس اس مہینے اور اس عشرے سے ہم تبھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں، تبھی کامیاب ہو کر گزر سکتے ہیں جب ہم یہ عہد کریں اور کوشش کریں کہ جو گزشتہ گناہ اور غلطیاں ہوئی ہیں ان کا ہم نے اعادہ نہیں کرنا۔ تو یہی حقیقی استغفار ہے اور وہ توبہ ہے جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

استغفار اور توبہ عموماً دو لفظ استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں فرق کیا ہے؟ یہ تھوڑا سا بتا دیتا ہوں۔ جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم پڑھتا ہے، جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ استعمال فرمائے ہیں، جیسا کہ فرماتا ہے وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ (ہود:4) اور تم اپنے رب سے استغفار کرو۔ پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رکھو کہ دو چیزیں اس اُمّت کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے۔ دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 67) یعنی استغفار وہ ہتھیار ہے جس سے شیطان کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور توبہ اس ہتھیار کا استعمال کرنا ہے۔ یعنی ان عملی قوتوں کا اظہار جس سے شیطان دُور رہے۔ ہمارا نفس کبھی مغلوب نہ ہو اور اس کے لئے وہ نیکیاں اور اعمال کرنے کی مسلسل کوشش ضروری ہے جن کے کرنے کا ہمیں خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے، ورنہ استغفار نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔ بخشش کا حصول ممکن نہیں۔ ایک روزہ دار نمازیں بھی پڑھ رہا ہے، نوافل بھی ادا کر رہا ہے، قرآن کریم کی تلاوت بھی کر رہا ہے اگر ممکن ہو اور وقت ہو تو درس بھی سن لیتا ہے۔ لیکن اگر اُن احکامات پر عمل نہیں کر رہا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بھائیوں کے حقوق کے بارے میں قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں تو یہ حقیقی توبہ استغفار نہیں ہے، روزوں سے حقیقی فیض پانے کی کوشش نہیں ہے۔ حقیقی فائدہ تبھی ہوگا جب استغفار سے جو قوت حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوتے ہوئے استعمال کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کو ڈھانکنے کی جو قوت عطا کی ہے، جن گناہوں کو دُور کرنے کی توفیق بخشی ہے، استغفار کرتے ہوئے اپنے دل کو ایک انسان نے گناہوں سے جو خالی کیا ہے تو فوری طور پر انہیں نیکیوں سے بھرنے کی کوشش کی جائے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کی جائیں۔ ورنہ اگر دل کا برتن نیکیوں سے خالی رہا تو شیطان پھر اسے انہیں غلاظتوں سے دوبارہ بھر دے گا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (التحریم:9) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ تعالیٰ کی طرف خالص توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ پس وہی استغفار دائمی بخشش کا سامان کرتا ہے جس کے ساتھ خالص توبہ ہو، جس کو پھر انسان نیکیوں سے بھرتا چلا جائے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا ہمیشہ خیال رکھے۔ ایک مسلسل کوشش کرے۔

خالص توبہ کے لئے کیا کچھ کرنا ضروری ہے؟ اس کے لئے تین باتوں کی طرف حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

پہلی بات یہ کہ ہر برائی کا تصور اور اس کی خواہش سب سے پہلے انسان کے دماغ میں پیدا ہوتی ہے۔ پس جب تک اپنے ذہن کو پاک رکھنے کی کوشش نہیں ہوگی، اس وقت تک توبہ خالص نہیں ہوسکتی۔ منہ سے اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کچھ فائدہ نہیں دیتا جب تک ذہن بھی اس کے ساتھ نہ چل رہا ہو۔

اور پھر دوسری چیز یہ کہ اگر کوئی برائی یا بدی ہو ہی گئی ہے یا ذہن پہ خیال غالب آ گیا ہے، نکل نہیں رہا تو اس کو نکالنے کی کوشش کے ساتھ اس پر ندامت اور پریشانی انسان کو ہونی چاہئے اور گناہوں میں صرف بڑے گناہ نہیں ہیں۔ ہر قسم کی برائی، دوسروں کے حقوق کی تلفی، کسی کو بُرے الفاظ کہنا یہ سب برائیاں ہیں اور توبہ کی قبولیت سے دور لے جانے والی ہیں۔

کئی لوگ مقدموں میں دوسروں کے حق مارنے کی کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ سگے بھائی ایک دوسرے کے حقوق مارنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ میاں بیوی ایک دوسرے کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں۔ تو اس قسم کی حرکتیں کرکے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھنا اور سمجھنا کہ ہم توبہ کر رہے ہیں، یہ بالکل غلط خیال ہے۔ انسان کی خام خیالی ہے۔ سچی اور خالص توبہ اس وقت کہلائے گی جب اگر کوئی چھوٹی سی بھی غلطی ہو جاتی ہے تو اس پر ندامت اور پریشانی کی انتہا ہو جائے۔

اور پھر تیسری بات، توبہ کرنے والے کا ارادہ پکا اور مصمم ہو کہ مَیں نے ہر قسم کی برائیوں کو چھوڑنا ہے۔ اس استغفار کے ساتھ اگر صرف یہی خیال ہو کہ یہ رمضان بخشش کا مہینہ ہے اس میں کچھ عرصہ برائیوں سے بچ جاؤ۔ دوسروں کے حقوق کے تلفی سے احتراز کرو۔ رمضان کے بعد دیکھی جائے گی تو اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جاننے والا ہے ایسے لوگوں کی مغفرت کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے تو صاف فرما دیا ہے کہ توبۃ النصوح کرو یعنی خالص توبہ کرو۔ کوئی دھوکے والی بات نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔

جب یہ تین باتیں توبہ کرنے والا اپنے اندر پیدا کرے گا تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سیئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے۔ تو یہ سچی توبہ جو برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتی ہے اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے۔ فرماتا ہے مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ۔ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(الفرقان:71) یعنی جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی بدیوں کو اللہ تعالیٰ خوبیوں میں بدل دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس یہ انقلاب لانے کی ضرورت ہے کہ پہلے ذہنوں کو پاک رکھنے کے لئے استغفار کے ساتھ جہاد کیا جائے۔ پھر چھوٹی سے چھوٹی برائی پر بھی احساس ندامت اور شرمندگی ہو اور پھر مضبوط قوت ارادی چاہئے کہ چاہے جو بھی حالات ہوں، جو بھی لالچ ملے برائیوں کے قریب نہیں جانا اور اپنے ہر فعل اور عمل کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کرنے کی کوشش کرنی ہے اور یہ جو روزے کے دن میسر آئے ہیں جس میں انسان برداشت اور قربانی کی ٹریننگ کی کوشش کرتا ہے اور روزے کی برکات سے فیض پانے کے لئے یہی کوشش کام آئے گی اور یہ کوشش کرنی چاہئے تو پھر ہی بخشش کا عشرہ بخشش کے سامان کرے گا۔ اور صرف درمیانی عشرہ ہی نہیں بلکہ اگلا عشرہ بھی بخشش کے سامان کرے گا اور صرف رمضان کا مہینہ نہیں بلکہ آئندہ آنے والا ہر مہینہ اور ہر سال بلکہ ہر سال کا ہر دن بخشش کے سامان کرے گا۔ پس اس روح کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے جو آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے پیچھے ہے کہ درمیانی عشرہ بخشش کا سامان کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’عقل کیونکر اس بات کو قبول کرسکتی ہے کہ بندہ تو سچے دل سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے مگر خدا اس کی طرف رجوع نہ کرے بلکہ خدا جس کی ذات نہایت کریم و رحیم واقع ہوئی ہے وہ بندہ سے بہت زیادہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا نام...... توّاب ہے یعنی بہت رجوع کرنے والا۔ سو بندہ کا رجوع تو پشیمانی اور ندامت اور تذلّل اور انکسار کے ساتھ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا رجوع رحمت اور مغفرت کے ساتھ‘‘۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد نمبر23 صفحہ133-134۔ مطبوعہ لندن)

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو حقیقی استغفار کرنے والے اور خالص توبہ کرنے والے ہیں اور رمضان کے بابرکت مہینے میں اس کے اثرات اپنے پر دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کے نظارے دیکھنے والے ہیں۔ اگر سستیاں ہوتی ہیں تو بندوں کی طرف سے، اگر کوتاہیاں ہوتی ہیں تو بندوں کی طرف سے ورنہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے سے بہت زیادہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہی یہ ہے کہ بندہ اس کے پاس آئے اور وہ اس کی توبہ کرے جیسا کہ فرمایا وَاللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْکُم(النساء:28) اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر شفقت کرے اور توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جائے۔ پس یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ جس کام کو اپنے لئے اللہ تعالیٰ نے خود چنا ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے پورا نہ کرے۔ پس یہ بندے کا کام ہے کہ استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے پھر دیکھے اللہ تعالیٰ کس طرح اس کی طرف بڑھتا ہے۔

پس اس ماہ میں جب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش پہلے سے بہت بڑھ کر اس کے بندوں پر نازل ہو رہی ہے ہمیں چاہئے اس سے فیض پانے کی حتی المقدور کوشش کریں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سامنے رکھیں کہ وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَاباً (الفرقان:72) اور جو کوئی توبہ کرے اور نیک اعمال بجالائے تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف حقیقی توبہ کرتے ہوئے رجوع کرتا ہے۔ پس حقیقی توبہ کے ساتھ اعمال صالحہ کا بجالانا بھی مشروط ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا۔ پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ درمیانی عشرہ کو بخشش کا عشرہ بنایا ہے تو یہ اس وقت اثر دکھائے گا جب ہم اپنے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کرنے کی کوشش کریں گے۔

پس استغفار اور نیک اعمال جب ہمیں رمضان کے آخری عشرے میں داخل کریں گے تو پھر یہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے مطابق آگ سے آزاد کرانے کا عشرہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمْ وَہُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال:34) اللہ ایسا نہیں ہے کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ بخشش کے طالب ہوں۔

اللہ تعالیٰ تو مختلف ذریعوں سے ہمیں سمجھاتا رہتا ہے۔ پرانے لوگوں کے واقعات بیان کرکے، انبیاء کے واقعات بیان کرکے، انبیاء کے ذریعہ نصائح فرما کر کہ کس کس طرح تم میری بخشش طلب کرسکتے ہو اور کس طرح مَیں پہلی قوموں سے سلوک کرتا رہا ہوں اور اب بھی کروں گا۔ ظاہر ہے جب انسان ایک خاص توجہ کے ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہو، اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کر رہا ہو، نوافل سے بھی انہیں سجا رہا ہو، استغفار بھی کر رہا ہو، اور دوسرے نیک اعمال بجالانے کی بھی کوشش کر رہا ہو یہاں تک کہ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ اگر اس سے کوئی جھگڑے، اُسے برا بھلا کہے تو وہ بالکل جواب نہ دے اور یہ کہہ کے چپ ہو جائے کہ مَیں روزہ دار ہوں، مَیں تو اس ٹریننگ میں سے گزر رہا ہوں اور میری یہ کوشش ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات کو اپنی زندگی کا حصہ بناؤں۔ تو لازماً ایسا شخص پھر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرلے وہ آگ سے یقیناً نجات پا جاتا ہے اور اس کی جنت میں داخل ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث کے شروع میں جس کا میں نے حوالہ دیا تھا اس کی تفصیل میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص کسی بھی اچھی خصلت کو اس مہینہ میں اپناتا ہے یعنی کوئی بھی اچھا فعل کرتا ہے، کام کرتا ہے، نیکی کو اپناتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو جملہ فرائض ادا کرچکا ہو، جتنے اس کے ذمّہ فرض ہیں اس نے ادا کر دیئے ہوں۔ اور جس نے ایک فریضہ اس مہینے میں ادا کیا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ستّر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے۔ یہ مؤاخات اور اخوت کا مہینہ ہے یعنی دوسرے کے غم میں شریک ہونا، دوسروں سے نرمی سے پیش آنا، دوسروں کو معاف کرنا۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کو قائم کرنا اور یہ سب باتیں پھر حقوق العباد اور اعمال صالحہ کی طرف لے جانے والی ہیں۔ بلکہ یہ ان کی وضاحت ہی ہیں۔

اور جب یہ ساری باتیں جمع ہو جائیں تو ایسے لوگوں کو آنحضرت ﷺ نے آگ سے بچنے کی خوشخبری دی ہے اور مسلسل نیکیوں پر قائم رہنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اپنے خلاف ہونے والے ظلموں پر صبر کرنے کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جنت کی خوشخبری دی ہے۔

عموماً رمضان میں پاکستان میں بھی اور بعض دوسرے ممالک میں بھی جہاں ان نام نہاد علماء نے اپنا اثر قائم کرکے مسلمانوں کو غلط راستے پر ڈالا ہوا ہے احمدیوں پر ظلم اور زیادتی کے نئے سے نئے طریقے اپنائے جاتے ہیں جو ہمیں نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبے میں بھی کہا تھا احمدیوں کو جذباتی، روحانی، مالی اور جانی تکلیفیں اور نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی تعلیم دی ہے کہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ اور پھر رمضان میں تو خاص طور پر اُس مومن کو جو نیک اعمال بجالا رہا ہے اور صبر کا مظاہرہ کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔ اس لئے اس تربیتی مہینے میں تو خاص طور پر ہر احمدی کو دعاؤں، استغفار، نوافل اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کو اپنے قریب تر لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ایسے ہی اعمال کرنے والے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے عمل کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيْراً (الدھر:13) اوران کے نیکیوں پر قائم رہنے اور صبر کرنے کی وجہ سے انہیں جنت اور ریشم عطا کیا جائے گا۔ پس آج اگر احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک جانتا ہے کہ یہ ظلم ہم پر اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کی وجہ سے ہو رہا ہے کہ آنے والے امام کو ہم نے مان لیا، اس وجہ سے ہم پہ ظلم ہو رہا ہے تو دشمن کو یہ ظلم کرنے دیں اور صبر سے کام لیں کہ اس سے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔ ظالموں کو جو اللہ تعالیٰ نے انذار کیا ہے اس سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ ان آگ لگانے والوں سے کیا سلوک کرے گا۔ لیکن ان دنوں میں ہمارا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ انسانیت کے لئے بالعموم اور اُمّت مسلمہ کے لئے بالخصوص رحم کی دعا کریں۔ بعض احمدی سمجھتے ہیں کہ ان ظلموں کے بعد دعا نہیں ہوسکتی۔ لیکن ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمانوں کی اکثریت گو دین کے معاملے میں پُرجوش تو ہے لیکن دین کے علم سے بالکل ناواقف ہے یا معمولی علم رکھنے والے ہیں یا علماء سے خوفزدہ ہیں۔ اور یہ جو دین کے نام نہاد عالم ہیں یہ لوگ ہیں جو انہیں غلط راستوں پر ڈال رہے ہیں۔

پس رمضان کے اس آخری عشرے میں صبر کا انتہائی مظاہرہ کرتے ہوئے، دعاؤں اور نوافل پر زور دیتے ہوئے، استغفار اور توبہ کرتے ہوئے، نیک اعمال بجالاتے ہوئے، تقویٰ پر ہمیشہ چلنے کا عہد کرتے ہوئے، آگ سے دور ہونے والے اور جنت کو حاصل کرنے والے بننے کی کوشش کریں۔

ہمیں اس رمضان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (الشعراء:91) اور جنت متقیوں کے قریب کردی جائے گی۔ دُور نہیں ہوگی۔ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ (سورة ق:33) یعنی یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے گئے تھے۔ یہ وعدہ ہر اس شخص سے ہے جو خدا کے آگے جھکنے والا ہے۔ اپنے اعمال کی حفاظت کرنے والا ہے، اس سے یہ وعدہ ہے۔ جو احکام شریعت اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں ان پر عمل کرنے والا ہے اس سے یہ وعدہ ہے۔ تو رمضان سے ہم میں سے ہر ایک کو اس طرح گزرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس طرح اللہ اور رسول ﷺ نے گزرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخری عشرہ میں بھی یہ برکات سمیٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا اور اس کی جنت میں داخل ہونے والا بنائے اور نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج پھر جمعہ کے بعد مَیں جنازہ ہائے غائب پڑھاؤں گا۔ ایک تو افسوسناک اطلاع یہ ہے، جیسا کہ مَیں نے پچھلی دفعہ درخواست دعا کی تھی کہ ہمارے ایک بھائی شیخ سعید احمد صاحب جن کو اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے احمدیت کی دشمنی کی وجہ سے گولیاں ماری گئی تھیں، وہ، ہسپتال میں کافی زخمی حالت میں تھے۔ وہ 12 دن ہسپتال میں رہنے کے بعد آخر پھر جانبر نہ ہوسکے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اور انہوں نے بھی شہادت کا رتبہ پایا۔ اس شہید نے بھی نوجوانی کی عمر میں اپنا خون پیش کیا۔ ان کی 42 سال عمر تھی اور ان کی شادی گزشتہ سال ہی ہوئی تھی اور اس حملے کے دوران جب یہ ہسپتال میں تھے، اس عرصے میں ہی ان کے ہاں پہلے بیٹے کی ولادت بھی ہوئی۔ یہ تھوڑی دیر کے لئے ہوش میں آئے تھے تو ان کو بتایا گیا کہ آپ کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی ہے تو وہ کچھ اظہار نہیں کرسکتے تھے لیکن ان کی آنکھوں میں ذرا نمی سی آ گئی۔

اس خاندان میں جس کے یہ نوجوان شیخ سعید صاحب ہیں پہلے بھی تین شہادتیں ہوچکی ہیں۔ ان کے والد شیخ بشیر صاحب کو زہر دے کر احمدیت کی وجہ سے مارا گیا، شہید کیا گیا۔ پھر ایک بھائی شیخ محمد رفیق صاحب اور ان کے ماموں پروفیسر ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب کو فائرنگ کرکے شہید کیا گیا تھا۔ شیخ مبشر احمد صاحب کو تو اس سال کے شروع میں شہید کیا گیا۔

شیخ سعید صاحب بھی بڑے خاموش طبع انسان تھے، ہمیشہ ان کے چہرے پر مسکراہٹ رہتی تھی، انتہائی مخلص خادم دین اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ 1990ء میں مولویوں نے ان کے خلاف فوج کو شکایت کی جس پر انہیں گرفتار کیا گیا اور پھر ضمانت پہ رہائی ہوئی۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا، ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ اور ایک بیٹا ہیں اور والدہ ہیں۔ ان کی عمر 72 سال ہے۔ ان کے لئے بھی بڑھاپے میں یہ صدمہ بڑا بھاری ہے۔ ان سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

گزشتہ جمعہ کو جب مَیں نے دو شہداء کا ذکر کیا تھا تو ڈاکٹر منان صدیقی صاحب کا ذکر ان کی علاقہ میں واقفیت اور بعض کاموں کی وجہ سے تھا اور دوسرے ضلع میرپورخاص بھی بہت بڑا ضلع ہے جہاں جماعت بھی بڑی ہے اس کے مقابلے میں نوابشاہ کا ضلع چھوٹا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کس سے کیا سلوک کرنا ہے، شہادت کا درجہ تو بہرحال دونوں نے لیا۔ گزشتہ دنوں مجھے بعض افسوس کے خط آ رہے تھے تو ان میں سے ایک اچھے بھلے پڑھے لکھے نے صرف ڈاکٹر صاحب کے افسوس کا ذکر کیا، حالانکہ اگر میرے سے افسوس کرنا ہی ہے تو پھر تو دونوں شہداء کا افسوس کرنا چاہئے تھا۔ سیٹھ صاحب سے بھی میری ذاتی واقفیت تھی، بڑے خاموش طبع اور کام کرنے والے، دین کا جذبہ و شوق رکھنے والے کارکن تھے۔ مَیں جب بھی نوابشاہ گیا ہوں، کئی مرتبہ گیا ہوں، خاص طور پر ملنے کے لئے آتے تھے، میٹنگ کرتے تھے، جماعتی کاموں میں مشورہ لیتے تھے اور پھر ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ تو بہرحال میں اس بارے میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔

آج دوسرا جنازہ غائب جو ابھی ادا ہوگا وہ ایک ہماری سیرین (Syrian) بہن مروہ الغالول صاحبہ ہیں۔ یہ پیدل جارہی تھیں ان کو پیچھے سے کسی ٹرک یا گاڑی نے ٹکر ماری اور کچھ عرصہ یہ ہسپتال میں رہیں اور پھر ان کی وفات ہوگئی۔ 24 سال ان کی عمر تھی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ بھی ہماری عربی ویب سائیٹ اَجْوِبَة عَنِ الْاِيْمَان میں بڑی محنت سے کام کررہی تھیں اور ہر مشکل کام انہوں نے اس میں کیا۔ پھر اسی طرح الاسلام ویب سائیٹ پر زکوٰۃ کے موضوع پر انگریزی میں لکھی گئی ایک کتاب کا انہوں نے عربی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ اس ترجمے کی تکمیل کے بعد دراصل یہ اس کو کتابی شکل دینے کے لئے پریس میں جا رہی تھیں، تو حادثے کا شکار ہوگئیں۔ بہت نیک خاتون تھیں۔ تقویٰ شعار تھیں، خدمت کا جذبہ رکھنے والی تھیں۔ اکثر کہتی تھیں کہ مجھے دین کا کام ملتا چلا جائے۔ یہاں ان کے منگیتر محمد ملص صاحب ہیں جو ایم ٹی اے العربیہ میں کام کررہے ہیں۔ عنقریب ان کی شادی ہونی تھی۔ بہرحال جو اللہ کی تقدیر۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور پیچھے رہنے والوں کو صبر اور حوصلہ دے۔

ایک تیسرا جنازہ غائب ہوگا یہ بھی سیرین (Syrian) ہیں سامی قزق صاحب۔ ان کی چند روز قبل وفات ہوئی ہے۔ یہ بھی فلسطین کے ایک مخلص احمدی خضر قزق صاحب کے بیٹے تھے اور نوجوانی میں ہی یہ بڑا جذبہ رکھنے والے انسان تھے۔ 1996ء میں برطانیہ میں جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی اور حضور رحمہ اللہ سے جو شفقت کا سلوک دیکھا تو اس کے بعد ایمان میں یہ اور بھی بڑھ گئے اور واپس جاکر اپنا ایک مکان تھا جو جماعتی ضروریات کے لئے انہوں نے بغیر کرایہ کے جماعت کو دے دیا اور کہا کہ مَیں جماعت کے لئے دے رہا ہوں اس لئے کوئی پیسہ وصول نہیں کروں گا۔ جب یہ جلسہ پر آئے تھے تو کہتے ہیں اب جلسہ پہ آکے مجھے پتہ لگا کہ جماعت احمدیہ کیا چیز ہے۔ بہت نیک طبع ملنسار انسان تھے۔ غریبوں کی مدد کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی احمدیت کے زیور سے آراستہ کرے۔ ان کو توفیق دے کہ وہ بھی جماعت میں شامل ہوں۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے
دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کرلیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (البقرة 251)
(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔
(روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔
(آل عمران :9)
(ترجمہ) : اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔
(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔
(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔
(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔
(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں۔

صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں

تنزانیہ میں مختلف ریجنز کی لوکل جماعتوں میں خصوصی جلسوں کا انعقاد

(رپورٹ: محمد افضل بھٹی ۔ مبلغ سلسلہ متوارا ۔ تنزانیہ ۔ مشرقی افریقہ)

متوارا ریجن کی لوکل جماعتوں میں خلافت جوبلی کے جلسوں کا آغاز جون 2008ء کے دوسرے ہفتہ میں ہوا۔ اس کی ایک مختصر رپورٹ ہدیہ ٔ قارئین ہے۔

Mangaka: 9/جون کو گیارہ بجے دوپہر جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد معلم مرتضیٰ جعفر صاحب نے 'خلافت کی برکات'، معلم شعیب پونیرا نے 'خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ' اور معلم راشدی یاوالی نے 'خلافت اور ہماری ذمہ داریاں' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر پر سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔ جلسہ کی کل حاضری 32 رہی جن میں 17 غیر از جماعت مہمان بھی شریک ہوئے۔

Likokono: اس چھوٹی سی جماعت میں 10 جون کو یہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں اور آخر پر سوال وجواب کی مجلس ہوئی۔ جلسہ کی حاضری 72 رہی جن میں سے 52 غیر از جماعت مہمان تھے۔

Michiga: مورخہ 11/جون کو یہاں جلسہ کا آغاز تلاوت ونظم سے ہوا اور 'خلافت کی برکات' اور 'خلافت اور ہماری ذمہ داریاں' کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ آخر پر سوالات کا موقع دیا گیا۔ یہاں حاضری 80 تھی جن میں 57 غیر از جماعت مہمان تھے۔

Mpwahia: 12/جون بروز جمعرات خلافت جوبلی کا جلسہ ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد 'خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ' اور 'خلافت اور ہماری ذمہ داریاں' کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ آخر پر مجلس سوال وجواب ہوئی۔ یہ نسبتاً پرانی اور بڑی جماعت ہے۔ ظہر وعصر کی نماز کے بعد اطفال وناصرات نے کھیلوں میں حصہ لیا۔ کل حاضری 97 رہی جن میں 35 مہمان تھے۔

Nanjota: یہ 48 افراد پر مشتمل ایک دیہاتی جماعت ہے۔ 14/جون کو یہاں جلسہ کیا گیا۔ جلسہ گاہ کو جھنڈیوں اور غباروں سے سجایا گیا تھا۔ گیارہ بجے جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ گاؤں کے چیئرمین Kilani Hadriany Namwala نے بھی جلسہ میں شرکت کی اور اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ حاضری 147 رہی جن میں سے 45 احمدی احباب اور 102 غیر از جماعت مہمان تھے۔ اور چھ عدد قبیلہ چیفس بھی شامل ہوئے۔

Mahuta: 14/جون بروز ہفتہ جلسہ کا آغاز ساڑھے دس بجے ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد معلم اشرف عثمان نے 'خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ'، معلم حسن مروپے نے 'برکات خلافت' اور معلم نیانجے چانڈے نے 'خلافت اور ہماری ذمہ داریاں' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر پر سوالات کی مجلس ہوئی۔ کل حاضری 88 رہی جن میں سے 33 احمدی احباب اور 55 غیر از جماعت تھے۔

Nachingwea: یہاں پر جماعت کا مشن ہاؤس اور ضلعی ہیڈ کوارٹر ہے۔ 105 احمدی احباب پر مشتمل جماعت ہے۔ پختہ بڑی مسجد بھی ہے۔ 15/جون کو دو بجے ظہر وعصر کی نمازوں کے بعد جلسہ ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد صدر جماعت نے مختصر خطاب کیا اور جلسہ کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ علاقہ کے چیئرمین بھی شریک ہوئے اور خطاب کیا۔ معلم مرتضیٰ جعفر اور خاکسار محمد افضل بھٹی مبلغ سلسلہ نے خلافت کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس جلسہ میں مختلف مساجد کے امام بھی مہمان کے طور پر آئے ہوئے تھے۔ ایک چرچ کے پادری بھی آئے ہوئے تھے اور غیر از جماعت اماموں کو دیکھ کر اس یکجہتی پر خوشی کا اظہار کیا اور جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس جلسہ کے لئے خدام و اطفال نے کئی دن وقار عمل کے ذریعہ مسجد کے احاطہ وغیرہ کی صفائی کی۔ اسی طرح لجنہ نے کھانا پکانے اور مہمانوں کو بلانے وغیرہ کے کاموں میں کافی تعاون کیا۔ جلسہ کی حاضری 145 رہی جن میں 43 غیر از جماعت مہمان تھے۔ جن میں ایک پادری اور پانچ امام بھی تھے۔

Nanhyanga: ضلع Tandahimba کی بالکل نئی اور چھوٹی سی جماعت ہے۔ 15/جون کو یہاں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد معلم حسن مروپے، معلم اشرف عثمان اور معلم نیانجے چانڈے نے خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ کل حاضری 24 تھی جن میں 21 غیر از جماعت مہمان شامل تھے۔

Marambo: 16/جون بروز پیر احمدیہ مسجد مارامبو میں دو جماعتوں کا مشترکہ جلسہ رکھا گیا تھا۔ قریب جماعت Libea سے خواتین، بچے، خدام اور انصار پیدل اور سائیکل کے ذریعہ دس کلومیٹر کے فاصلہ سے شامل ہوئے۔ بعض ایک دن پہلے ہی پہنچ گئے تھے۔ مسجد کے احاطہ کو وقار عمل کے ذریعہ صاف کیا گیا تھا۔ صبح ایک بکرے کی قربانی کی گئی۔ لجنہ نے کھانا پکایا۔

جلسہ کے آغاز میں تلاوت ونظم کے بعد معلم مصطفیٰ مامبو، معلم مرتضیٰ جعفر، اور محترم محمد یوسف داؤد کے علاوہ خاکسار محمد افضل بھٹی نے خلافت کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر پر سوال وجواب کی مجلس بھی ہوئی۔ اور سامعین کو تسلی بخش جواب دئے گئے۔ ساڑھے چار بجے جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ میں کل حاضری 98 رہی جن میں سے 30 غیر از جماعت مہمان تھے۔ گاؤں کے چیئرمین اور گاؤں کے ایگزیکٹو آفیسر اور دو مساجد کے اماموں شامل ہوئے۔

Ndimba: 16/جون بروز صدر جماعت محترم احمد سعودی کے گھر پر پونے گیارہ بجے جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد صدر جماعت نے جلسہ کا تعارف کروایا۔ جس کے بعد معلم اشرف عثمان، معلم نیانجے چانڈے نے خلافت کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر پر سوال وجواب کی ایک مجلس ہوئی۔ اس جلسہ میں حاضری 137 رہی غیر از جماعت بھی کثرت سے شامل ہوئے۔

Mtama: 17/جون کو احمدیہ مسجد Mtama کے سامنے نماز ظہر وعصر کے بعد جلسہ رکھا گیا۔ خدام وانصار نے وقار عمل کے لئے مسجد اور علاقہ کو سجایا۔ تلاوت ونظم کے بعد صدر جماعت Said Namchambe نے مختصر خطاب کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ معلم سعدی حمیدی، معلم قاسم مگالو اور خاکسار محمد افضل بھٹی مبلغ سلسلہ نے خلافت کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر پر سوال وجواب کا موقع بھی دیا گیا۔ جماعتی کتب کی نمائش بھی کی گئی۔ حاضری 102 رہی جن میں بعض سرکاری و دینی افسران بھی تھے۔ گاؤں کے چیئرمین نے بھی خطاب کیا۔

Farm 17: 18/جون بروز بدھ دوپہر دس بجے جلسہ کا انعقاد ہوا۔ خدام نے وقار عمل کے ذریعہ مسجد اور احاطہ کو صاف کیا اور سجایا۔ تلاوت ونظم کے بعد معلم مرتضیٰ جعفر، معلم مصطفیٰ مامبو اور معلم شعیب پونیرا نے خلافت کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ کل حاضری 64 تھی جن میں 25 مہمان بھی شامل تھے۔

Nyangao: 18/جون کو ہی گیارہ بجے احمدیہ مسجد Nyangao میں جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد معلم سعدی حمیدی، معلم قاسم مگالو، معلم شعبان پُولُو لے نے 'خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ' اور 'خلافت اور ہماری ذمہ داریوں' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ کل حاضری 48 رہی جن میں 13 مہمان بھی شامل تھے۔ گاؤں کے چیئرمین اور دو امام بھی شامل ہوئے۔

Likorombo: 19/جون بروز بدھ دوپہر گیارہ بجے احمدیہ مسجد Likorombo میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد معلمین نے خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر پر سوالات کا موقع دیا گیا اور سوالات کے جوابات دئے گئے۔ کل حاضری 36 رہی جن میں 15 مہمان تھے۔ چیئرمین گاؤں محمد شعیب اور دو امام مساجد بھی شامل ہوئے۔

Makarakate: 19/جون بروز جمعرات ساڑھے دس بجے جلسہ منعقد ہوا۔ یہ تین گھرانوں پر مشتمل ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ مسجد بھی نہیں ہے۔ صدر صاحب جماعت کے گھر پر جلسہ منعقد ہوا۔ یہاں بھی معلم شعیب پونیرا اور معلم مرتضیٰ جعفر نے خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ کل حاضری 52 تھی جن میں 15 احمدی اور 37 غیر از جماعت مہمان شامل تھے۔ گاؤں کے چیئرمین بھی شامل ہوئے۔

Lindi: 22/جون بروز اتوار گیارہ بجے جلسہ منعقد ہوا۔ بحیرہ ہند کے ساحل پر یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے جو انتظامی طور پر ریجنل ہیڈ کوارٹر ہے اور یہاں چھوٹی سی جماعت ہے اور ہمارا مشن ہاؤس ہے۔ مشن ہاؤس کے احاطہ میں جلسہ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد صدر صاحب جماعت نے تعارف کروایا اور معلم قاسم مگالو اور معلم سعدی حمیدی اور معلم شفیع حمیدو نے خلافت کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اور بعد میں سوال وجواب کی مجلس ہوئی۔ 15 غیر از جماعت مہمانوں کو لٹریچر دیا گیا اور بچوں میں ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔ کل حاضری 48 تھی جن میں سے 20 غیر از جماعت مہمان تھے۔ مہمانوں میں علاقہ کے چیئرمین اور ایک امام مسجد بھی شامل تھے اور انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

Kiwalala: 29/جون بروز اتوار احمدیہ مسجد کیوالالا میں جلسہ کا پروگرام تھا۔ احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ مسجد اور احاطہ کی صفائی کی۔ دو بجے جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد معلمین نے خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر پر مجلس سوال وجواب بھی ہوئی۔ جلسہ کی حاضری 51 تھی جن میں 21 مہمان تھے۔

Mbinga: مورخہ 27/جولائی 2008ء کو خلافت جوبلی کے سلسلہ میں حلقہ کی سطح پر جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا اور نماز فجر کے بعد مقامی معلم صاحب نے درس دیا۔

جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترم معلم عثمان عبداللہ صاحب نے سورۃ النور کی چند آیات تلاوت کیں اور سواحیلی ترجمہ پڑھا۔ نظم کے بعد مکرم معلم مالک رجب صاحب نے خلافت جوبلی کے حوالہ سے نظم پڑھی جس میں پانچوں خلفاء کا تعارف کروایا۔ نظم کے بعد مکرم سعید حسین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خلافت جوبلی کی نسبت پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس پیغام کے بعد ریجنل مشنری صاحب نے مختصر افتتاحی تقریر میں اس جلسہ کے انعقاد کا مقصد بیان کیا۔ جس کے بعد ریجنل صدر صاحب نے خطاب کیا۔ جس کے بعد مکرم قیس علی صاحب معلم جماعت نے 'مسیح موعود کی آمد کے متعلق آنحضرتؐ کی پیشگوئیاں' کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں ریجنل مشنری صاحب نے 'خلافت کی اہمیت وضرورت' پر تقریر کی اور خلافت کی برکات کا تذکرہ کیا۔

اس جلسہ میں کل 117 مرد وزن نے شرکت کی جن میں ایک کثیر تعداد غیر از جماعت مہمانوں کی تھی۔

Mkongotema: مورخہ 5/جولائی کو یہاں جلسہ کا پروگرام بنایا گیا۔ جلسہ کے پروگرام میں کھیلیں بھی شامل تھیں اس لئے بڑوں اور بچوں اور لجنہ نے ہر سطح پر اس میں حصہ لیا۔

جلسہ کا باقاعدہ آغاز لوائے احمدیت لہرانے سے ہوا۔ مسجد کے ہال کو خوبصورت بینرز سے سجایا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا خلافت جوبلی کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد ریجنل مشنری صاحب نے خلافت کے معنی اور خلافت احمدیہ کی مختصر تاریخ بیان کی۔

معلم راشدی عیسیٰ صاحب نے 'اسلام میں نظام خلافت'، معلم عبیدی عیسیٰ صاحب نے 'خلافت کی دوسری صدی اور ہماری ذمہ داریاں' اور مکرم عثمان عبداللہ صاحب نے 'خلفائے احمدیت' کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد عامر محمود بھٹی صاحب ریجنل مبلغ سلسلہ نے 'برکات خلافت' کے عنوان پر تقریر کی اور خلافت کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔

اس جلسہ میں کل چار جماعتوں کے احمدی احباب نے شرکت کی۔ اس کے ساتھ ہی ایک بہت بڑی تعداد غیر از جماعت احباب بھی تشریف لائے۔ ان کے علاوہ سکول ٹیچرز اور دفاتر میں کام کرنے والوں کی ایک کثیر تعداد شامل ہوئی۔

جلسہ میں حاضری 581 رہی جن میں ایک کثیر تعداد غیر از جماعت دوستوں کی تھی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں میں برکت ڈالے۔ ان جلسوں کے شیریں ثمرات ظاہر فرمائے اور احباب جماعت میں خلافت سے محبت کی صحیح روح پیدا ہو۔ آمین

✿✿✿✿✿

تحریک جدید کا مالی سال 2007ء-2008ء

تحریک جدید کا مالی سال (2007ء-2008ء) 31/اکتوبر 2008ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ ایسے احباب جماعت جنہوں نے اپنے وعدہ جات کی پوری ادائیگی نہیں کی سال ختم ہونے سے پہلے پہلے ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ اور ایسے احباب جو ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے محروم ہیں وہ بھی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر اس کی برکات وفیوض کے وارث بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

بقیہ:رپورٹ دورہ جرمنی
از صفحہ نمبر 16

حضور انور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

’’اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر اور احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی یہاں جامعہ احمدیہ کے اجراء کی توفیق عطا فرمائی۔ جماعت احمدیہ کی جس طرح ضروریات بڑھ رہی ہیں۔ جو کام ہمارے سپرد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کا، اس کے لئے جس تعداد میں مشنریز کی، مبلغین کی ضرورت ہے، موجودہ جامعات جتنے بھی ہیں اور جو مزید کھل رہے ہیں، ان میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد کو دیکھا جائے تو ہم ضروریات کو پورا نہیں کرسکتے۔ مختلف جگہوں سے ڈیمانڈز آتی ہیں۔ لیکن ایک کوشش ہے جو خدا کے فضل سے جماعت کر رہی ہے اور اب مختلف جگہوں پر اس کا احساس پیدا ہوا ہے۔

میرا خیال تھا کہ جامعہ احمدیہ جرمنی کچھ وقفے کے بعد شروع ہوگا۔ اتنی جلدی شروع نہیں ہوسکتا۔ لیکن امیر صاحب جرمنی اس بات پہ بڑے زور سے مصر تھے۔ ان کا اصرار تھا کہ اس جوبلی کے سال میں یہاں کا جامعہ شروع کیا جائے۔ پہلے انہوں نے ایک جگہ تلاش کی پھر دوسری جگہ تلاش کی بہت ساری روکیں آئیں لیکن کیونکہ وہ اس بات پر پکے تھے کہ ہم نے اس سال شروع ضرور کرنا ہے۔ پھر انہوں نے مجھ سے اجازت لی کہ جو یہاں بیت السبوح میں خدام الاحمدیہ کے دفاتر کے لئے جگہ دی گئی ہے وہ استعمال کر کے یہاں فی الحال جامعہ شروع کر دیا جائے اور اس دوران مزید جگہ تلاش کی جائے۔ جہاں آئندہ ضرورت کے پیش نظر کلاس رومز اور ہوسٹل وغیرہ، باقی چیزوں کی جو ضروریات ہیں وہ مہیا کی جائیں تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کے اس ارادہ کو قبول فرمایا اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ جامعہ یہاں شروع ہو رہا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ جامعہ تمام ان ضروریات کو پورا کرنے والا ہو اور اس میں سے وہ طلباء پڑھ کر نکلیں جو حقیقت میں دین کا علم حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ تَفَقُّہ فِی الدِّیْن کرنے والے ہوتے ہیں اور پھر وہ اس دینی علم کو، اس روشنی کو، اس نور کو جو قرآن کریم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر نازل فرمایا اور اس زمانہ میں جس کی گہرائی اور فہم اور ادراک ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عطا فرمایا وہ دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے والے ہوں۔

ہمیشہ یہ یاد رکھیں، طلباء جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تَفَقُّہ فِی الدِّیْن یہ ہے کہ تم دین کے علم پر غور کرو، قرآن کریم پر غور کرو۔ صرف پڑھ لینا اور طوطے کی طرح رٹ لینا اور آگے بیان کر دینا کچھ چیز نہیں ہے۔ تَفَقُّہ فِی الدِّیْن یہ ہے کہ جو بھی قرآن کریم کی تعلیم ہے، جو بھی آیات ہیں اور ہر آیت کے ہر لفظ کی گہرائی میں جا کر اترو اور اس کے معانی تلاش کرو اور اپنے دینی علم کو بڑھاؤ۔ اس لئے پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ جامعہ میں رہتے ہوئے آپ نے پوری توجہ اپنی تعلیم کی طرف دینی ہے۔ جو بھی علم آپ کو پڑھایا جائے اس کو سمجھنا ہے اور اس لئے سمجھنا ہے کہ ہم نے اس کو اپنی زندگیوں میں بھی لاگو کرنا ہے اور اس کو آگے پھیلانا بھی ہے۔ صرف امتحان پاس کرنے کے لئے نہیں سمجھنا کہ رٹا مار کے امتحان دے دیا اور ختم ہو گیا قصہ۔ اس لئے شروع سے ہی قرآن کریم پر غور کرنے کی عادت ڈالیں، ترجمہ سیکھیں، تفسیر پڑھیں، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر بڑی گہری اور وسیع تفسیر ہے اس کو پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو مختلف آیات کی تفسیر ہے، وضاحتیں ہیں، تشریحات ہیں ان کو پڑھیں جو اردو پڑھ سکتے ہیں اور جو نہیں پڑھ سکتے وہ ایک وقت نکالیں، اپنے ساتھیوں سے سنیں، کچھ کا انگلش میں ترجمہ ہو چکا ہے جن کو انگلش پڑھنی آتی ہے وہ اس میں پڑھیں۔ کچھ شاید جرمن زبان میں بھی مختلف اقتباسات ہوں ان کو پڑھیں، تو بہرحال پہلے دن سے آپ کی توجہ قرآن کریم کی تعلیم پر ہونی چاہئے۔ آج کل کیونکہ مَیں ذاتی طور پر تمام جامعات کے نتائج اور طلباء اور ان کی جو باقی Activities ہیں ان کو دیکھ رہا ہوں۔ تو جو بات سامنے آرہی ہے اکثر لڑکے ابتدائی کلاسوں میں بھی ترجمہ قرآن میں پاس نہیں ہو رہے یا اتنے نمبر نہیں لیتے جتنے Required نمبر ہوتے ہیں پاس ہونے کے لئے۔ اس لئے ترجمہ کی طرف آپ لوگ پہلے دن سے خاص طور پر توجہ دیں کیونکہ اس کے بغیر قرآن کریم کے بغیر تو آپ آگے چل ہی نہیں سکتے۔ اور پھر جب یہ علم حاصل کرلیں پھر اس میں جو ترجمہ آپ کو آئے اور اس میں پکے ہو جائیں تو پھر اس کی تفسیر دیکھیں۔ پھر خود غور کریں کہ کیا کیا معنی اس کے نکل سکتے ہیں تو جب تک یہ غور کرنے کی عادت نہیں پیدا ہوگی نہ آپ کو ترجمہ صحیح طرح آسکے گا نہ اس کی تفسیر کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں جن کا ذکر ہے تَفَقُّہ فِی الدِّیْن کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں تا کہ آگے دین کو پھیلائیں آپ نے پیش کیا ہے یہ سمجھتے ہوئے کہ آپ میں وہ صلاحیت ہے کہ آپ دین کا علم سیکھ سکتے ہیں کیونکہ جو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ تمہارے گروہ میں سے، ہر قبیلے میں سے کچھ لوگ پیش کریں تو اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہے اور تھا کہ ہر شخص اس گہرائی سے دینی علم حاصل نہیں کرسکتا اس لئے کچھ لوگ آئیں، دینی علم حاصل کریں۔ ایک تو ذہنی صلاحیتیں وہ نہیں ہوتیں، دوسرے حالات وہ نہیں ہوتے ہر ایک کے، تو آپ لوگوں کو جن میں سے بہت سارے واقفین نو ہیں آپ کے ماں باپ نے دین کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ آپ نے اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ کر اس کی توثیق اور تصدیق کر دی کہ ہم اپنے آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کے لئے پیش کریں گے اور کرتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس علم کو سیکھیں اور باقی تمام ترجیحات اور توجہات سے نظر پھیر لیں اور صرف اور صرف اپنی Concentration اور توجہ اگر ہو تو جامعہ کی تعلیم کی طرف، دین کے علم کی طرف، قرآن کریم پڑھنے کی طرف، حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے کی طرف، اس کے علاوہ کوئی آپ کا اور مقصد پیش نظر نہیں ہونا چاہئے۔ اس چیز کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

جامعہ کی تعلیم جو ہے اس کو یہ نہ سمجھیں کہ ایک معمولی تعلیم ہے۔ بہت محنت کا کام ہے اور جو مارکس (Marks) رکھے گئے ہیں وہ بھی اچھی خاصی Percentage ہے۔ اس لئے وہ بہرحال حاصل کرنے ضروری ہیں اور اب گزشتہ دو تین سال سے کینیڈا، یو۔کے اور اب یہاں کے جامعہ کا بھی جو فائنل رزلٹ ہے، جب وہ تیار ہو جاتا ہے تو میرے پاس آتا ہے۔ اس کے بعد مَیں دیکھوں گا کہ آپ کی گزشتہ سال کی ساری Percentage کہ ہر ٹرم میں کتنے کتنے نمبر لئے، باقی رپورٹس کیا ہیں، اس کے بعد آپ کی اگلی کلاس میں پروموشن (Promotion) ہوگی۔ یہ نہ سمجھیں کہ جامعہ کی انتظامیہ نے آپ کو پاس کر دیا تو آپ پاس ہو گئے۔ فائنل Approval پھر میرے پاس آئے گی اور اب یو کے کا جامعہ بھی ہے۔ باوجود بار بار توجہ دلانے کے بعض لڑکے ایسے ہیں جو اپنی جگہ سے ہلتے ہی نہیں۔ کچھ فیل بھی ہوئے ہیں اور اگر ایک سال اور فیل ہوئے تو جامعہ سے فارغ کر دیئے جائیں گے۔

اسی طرح ربوہ کے جامعہ میں بھی آخری کلاسوں میں توجہ دینی شروع کی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی بہتری کی صورتحال ہوگی۔ اس لئے بہت محنت کریں اور ہر ٹرم میں پاس ہونا ضروری ہے اور ہر مضمون میں پاس ہونا ضروری ہے اور اس کے علاوہ آپ کا جو روزانہ کا رویہ ہے اخلاقی حالت کا۔ اس کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ ان ساری چیزوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔ یہ نہیں کہ جامعہ میں داخل ہو گئے۔ اب جماعت کو بڑی مجبوری ہے۔ ضرورٹ پڑ گئی ہے اس لئے ضرور آپ کو جامعہ میں رکھنا ہے اور آخر تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی ضروریات پوری کرے گا کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ واقفین نو آرہے ہیں۔ اس لئے اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ آپ لوگ جو ابتدائی طلباء ہیں، پہلی کلاس ہے۔ Poineer ہیں اس جامعہ کے، آپ لوگوں کو اپنے نمونے اور مثالیں قائم کرنی ہوں گی۔ کیونکہ جو مثالیں آپ قائم کر جائیں گے وہی پھر پیچھے آنے والے آپ کو Follow کریں گے۔ اس لئے محنت، اعلیٰ اخلاق اور پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ انتظامیہ سے تعاون اور اپنی حالتوں کو درست کرنے کی طرف توجہ دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جامعہ کے بارے میں چند دن ہوئے۔ میر محمود احمد صاحب نے اپنی اہلیہ کی خواب لکھی جو حضرت مصلح موعودؓ کی بیٹی ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک جہاز ہے اس میں حضرت مصلح موعود کے ساتھ وہ بیٹھی ہوئی ہیں اور جہاز اڑ رہا ہے اور نیچے جامعہ احمدیہ ہے اور جہاز اڑتا چلا جا رہا ہے اور نیچے جامعہ احمدیہ چلتا جا رہا ہے۔ ختم نہیں ہو رہا۔ تو اس کی ایک تعبیر یہ بھی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں جامعات کھلتے چلے جائیں گے۔ جہاں دینی علم حاصل کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ آئندہ ضرورت کے پیش نظر ہوسکتا ہے کہ جب تعداد بڑھے تو یورپ کے اور ملکوں میں بھی جامعہ کھلیں۔ امریکہ، کینیڈا اور ساؤتھ امریکہ وغیرہ کے علاقوں میں اور جامعہ کھلیں۔ جزائر میں جامعات کھلیں تو یہ تو کھلتے چلے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور دین کے خادم پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ لیکن آپ لوگ جن کو اب اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا ہے اس طرف توجہ رکھیں۔

میری اس طرف توجہ ہوئی کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ خواہش تھی کہ برلن (Berlin) میں مسجد تعمیر کی جائے اور وہ خواہش اللہ تعالیٰ نے اس سال پوری کر دی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ اس کی تعمیر کے ساتھ ہمیں یہ امید ہے کہ روس کے جو ممالک ہیں یا روس ہے اس طرف ہماری تبلیغ کے راستے کھلیں گے اور اس سال اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے رہا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ برلن کی مسجد کا بھی افتتاح ہوگا اور اس سال اللہ تعالیٰ آپ کو جرمنی کی جماعت کو یہ توفیق بھی دے رہا ہے کہ یہاں جامعہ کا اجراء بھی ہو رہا ہے اور یہ مبلغین جو تیار ہوں گے یہ جرمن زبان جاننے والے بھی ہیں اور اردگرد کے ممالک سے بھی آئیں گے اور بعض اور ممالک کی زبانیں جاننے والے بھی۔ تو یہ لوگ پھر انشاء اللہ تعالیٰ برلن کے راستے سے آگے روس جانے کے قابل بھی ہوسکتے ہیں اور ہوں گے۔ تو اس لحاظ سے بھی آپ کو تعلیم کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ آپ نے ہمسایہ ملکوں کو، روس کو اور دوسرے ملکوں کو بھی فتح کرنا ہے اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے۔ اس لحاظ سے خاص کوشش سے اس طرف توجہ کریں۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ توارد ہے کہ مسجد کا بھی افتتاح ہوگا اس سال انشاء اللہ تعالیٰ۔ جامعہ کا بھی افتتاح ہو گیا۔ مبلغین تیار ہوں گے جو انشاء اللہ تعالیٰ یورپ میں اور روس کے ممالک میں پھیلنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور حقیقت میں وہ مقام حاصل کرنے والے ہوں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جامعہ کو شروع کرنے کا اعلان فرمایا تھا اور وہ تھا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا برہان الدین جہلمی صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر آپ کو فکر پیدا ہوئی تھی کہ علمائے سلسلہ جو ہیں وفات پا رہے ہیں تبلیغ کے لئے اور دینی تربیت کے لئے ہمیں اور مبلغین اور افراد چاہئیں۔ وہ ابتداء ہوئی، مدرسہ کھلا پھر آگے اس نے ترقی کی اور جامعہ بنا تو یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ ان صحابہؓ کے نمونے اپنانے کی کوشش کرنی ہے جنہوں نے دین کے لئے ہر قربانی کی۔ جامعہ میں تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ اپنے اعلیٰ اخلاق اپنانے کی طرف توجہ ہوگی، دنیاداری سے دور رہنے کی طرف توجہ ہوگی تو پھر یہ عادتیں جو پکی ہو جائیں گی تو پھر جب میدان عمل میں جائیں گے وہاں جا کر پھر آپ خالصۃً اللہ کے ہو کر اس کے دین کی

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

خدمت کرنے والے بن سکیں گے۔ آپ کی تمام خواہشات، نفسانی خواہشات نہیں ہوں گی بلکہ اللہ کی مرضی کے تابع ہوں گی اور ان کو اللہ کی مرضی کے تابع بنانے کے لئے آپ کو ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اس کے لئے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دعا۔ اس لئے پہلے دن سے دعا کی عادت ڈالیں۔ نمازوں میں دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ نوافل کی عادت ڈالیں۔

آپ میں سے بہت سارے لڑکے ایسے ہیں جو اس عمر کے ہیں۔ عمر کے لحاظ سے بھی Relaxation دی گئی تھی۔ میرا خیال ہے کہ 20 سال سے 22 سال سے زائد عمر کے بھی بعض لڑکے ہیں۔ (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرنسپل صاحب سے دریافت فرمایا تو پرنسپل صاحب نے بتایا کہ جی حضور اس عمر کے ہیں)

حضور انور نے فرمایا تو اس لئے یہ کوئی بات نہیں کہ ہم چھوٹی عمر کے ہیں۔ ہماری آنکھ نہیں کھلتی۔ ابھی سے عادت ڈالیں۔ جب آپ نے اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کیا ہے۔ دین سیکھنے کے لئے وقف کیا ہے، تو پھر وہ طریقے اختیار کریں جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں اور سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں تا کہ وہ آپ کے ذہنوں کو جلا بخشے۔ آپ کو آگے ترقی کی طرف لے جانے والا بھی بنائے اور پھر خالصۃً اس کے دین کی خدمت کرنے والے بھی بنیں۔ اس لئے نمازوں کے ساتھ نوافل کی طرف بھی توجہ دیں اور یہ دعائیں ہی ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ جو آپ کی اس تعلیم کے عرصے کے دوران بھی اور میدان عمل میں بھی کام آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اب دعا کرلیں‘‘۔

حضور انور کا یہ خطاب گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے بعد دعا کروائی۔ اس افتتاحی تقریب کے آخر پر چائے وغیرہ اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی اور طلباء جامعہ، ان کے والدین اور مہمانوں کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 54 فیملیز کے 245 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنے کی سعادت حاصل کی ان ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی فرینکفرٹ اور اس کے اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ پاکستان، کینیڈا، کویت، آسٹریا اور ملک چیک ریپبلک سے آنے والی بعض فیملیز بھی شامل تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

دو بجکر بیس منٹ پر حضور انور نے بیت السبوح فرینکفرٹ میں نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ تقریب آمین میں 43 بچے اور 35 بچیاں شامل ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہر ایک سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

تین بجکر بیس منٹ پر تقریب آمین ختم ہوئی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج شام پروگرام کے مطابق مسجد سے ملحقہ ہال میں واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاسز کا پروگرام تھا۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفین نو بچوں کی کلاس میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ کلاس میں شامل ہونے والے بچوں کی تعداد آٹھ صد سے زائد تھی۔ آٹھ سال سے لے کر پندرہ سال کی عمر سے زائد کے بچے اس کلاس میں شامل تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عمر محمود مرزا نے پیش کی۔ جس کا اردو ترجمہ عزیزم افتخار احمد صاحب اور جرمن ترجمہ عزیزم حسنات احمد نے پیش کیا جس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا منظوم کلام

دنیا کے کام بے شک کرتا رہوں گا میں
لیکن میں جان و دل سے اس یار کا رہوں گا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے جامعہ میں جانے والے کتنے ہیں فرمایا میرے سامنے جو بیٹھے ہیں ان میں کتنے ہیں جو جامعہ میں جانے والے ہیں۔ اس پر بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے فرمایا اب جامعہ میں جانے والے وہ بچے اپنے ہاتھ کھڑے کریں جو پندرہ سال سے اوپر کے ہیں۔ اس پر بھی کافی تعداد میں بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے ہر ایک کو پتہ ہے کہ وقف نو کیا چیز ہے؟

ایک بچے نے کھڑے ہوکر بتایا کہ وقف نو یہ ہے کہ جماعت کی خدمت کی جائے اور جو بھی جماعت کہے وہ کیا جائے۔ حضور انور نے اس بچے سے دریافت فرمایا کہ کیا بننے کا ارادہ ہے؟ جس پر بچے نے بتایا کہ جامعہ جانا ہے۔

حضور انور نے واقفین نو بچوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ واقفین نو بچے یاد رکھیں کہ وہ چاہے جامعہ میں جارہے ہوں یا ڈاکٹر یا انجینئر یا ٹیچر یا وکیل یا کسی اور لائن میں جانا چاہتے ہوں جب بھی اپنی تعلیم مکمل کریں آپ نے جماعت کو اطلاع دینی ہے۔ جو جامعہ میں ہوں گے ان کا تو پہلے ہی علم ہوگا۔ باقی سب نے اپنی پڑھائی سے فارغ ہوکر بتانا ہے کہ ہم نے اپنی تعلیم مکمل کرلی ہے اور اپنی پڑھائی سے فارغ ہوگئے ہیں۔ ہمیں جماعت جہاں بھجوانا چاہتی ہے بھجوادے۔

حضور انور نے فرمایا آپ میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو کسی ریسرچ فیلڈ میں جانا چاہتے ہوں گے۔ وہ اپنی ماسٹر کی ڈگری کرنے کے بعد ریسرچ میں جانا چاہتے ہوں گے۔ ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ جماعت کو اطلاع دیں کہ ہم نے ریسرچ میں جانا ہے۔ جماعت کو اطلاع دے کر اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا وقف کرنے کے بعد آپ نے صرف اور صرف جماعت کی خدمت کرنی ہے نہ کسی اور لائن میں جانا ہے۔ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ کے والدین نے آپ کو وقف کیا ہوا ہے۔

حضور انور نے 15 سال سے زائد عمر کے بچوں سے دریافت فرمایا کہ جنہوں نے وقف فارم پُر کردیئے ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ اس پر اس عمر کے تقریباً سب بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور نے فرمایا اب آپ نے جو جامعہ میں نہیں جارہے اپنے آپ کو پڑھائی کے بعد وقف کے لئے پیش کرنا ہے۔ جماعت جہاں چاہے آپ کو بھجوادے۔ افریقہ میں بھجوائے، ایشیا کے کسی ملک میں بھجوائے، امریکہ کے ممالک میں بھجوائے یا جزائر میں بھجوائے۔ ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں کہ آپ واقف زندگی ہیں۔ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد آپ نے اپنا کوئی کام نہیں کرنا۔ جہاں جماعت نے آپ کو لگانا ہے وہاں جانا ہے اور ایک واقف زندگی کے طور پر کام کرنا ہے اور کوئی ڈیمانڈ، کوئی مطالبہ نہیں کرنا۔ جہاں رہنے کے لئے کہا جائے، جنگل میں، Bush میں رہنا پڑے تو رہنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غانا میں قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک علاقے میں قریباً ایک سال میں اکیلا رہا ہوں، عید پر بھی کل تین فرد ہوتے تھے۔ مَیں اور میری فیملی اور ایک معلم دوسرے علاقے سے آجاتے تھے۔ پانی اور بجلی کی کوئی سہولت نہیں تھی۔ ہمارے پاس ایک کیروسین لیمپ تھا اور کنوئیں سے بالٹی ڈال کر پانی نکال لیتے تھے۔ سہولیات نہیں تھیں۔ اسی علاقہ میں کیتھولک پادری کے پاس ساری سہولتیں تھیں، جنریٹر تھا اور سفر کے لئے موٹر سائیکل تھا۔ سب سہولیات تھیں، وہ پادری اپنے موٹر سائیکل پر نکل جاتا اور کئی کئی دن نظر نہیں آتا تھا۔ اس سے یہ پوچھا کہاں جاتے ہو تو اس نے بتایا کہ جنگل میں ایک گاؤں ہے دس ہزار کی آبادی کا ان کی اپنی زبان ہے اور مَیں وہاں ان کی زبان سیکھنے جاتا ہوں۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ زبان اس لئے سیکھ رہا ہوں کہ زبان سیکھ کر بائبل کا ترجمہ کرنا ہے۔ تو اب دیکھیں اس چھوٹی سی آبادی میں عیسائی جاتے ہیں اور وہاں قیام کرتے ہیں۔ مچھر کاٹتے ہیں اور وہاں سڑک نہیں ہے۔ جانے کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ ایک چھوٹا سا ٹریک ہے جہاں موٹر سائیکل چل سکتا ہے تو ان حالات میں وہ لوگ اس قدر محنت کررہے ہیں۔

ہمارے مبلغین جس علاقے میں رہ رہے ہیں وہاں ہی تبلیغ کررہے ہیں اس لئے کہ ان کی تعداد کم ہے۔ جب آپ مبلغ بنیں گے تو آپ کو ایسے Remote علاقوں میں بھجوایا جاسکتا ہے۔ وہاں جاکر مٹی کے کچے گھروں میں رہیں گے اور خدمت کریں گے اور زبان سیکھیں گے۔

حضور انور نے فرمایا Remote علاقوں میں لوکل معلمین جاتے ہیں۔ عیسائی مشنریز جنگل میں رہنے والوں کو عیسائی بنارہے ہیں۔ انشاء اللہ ایک وقت آنا ہے کہ ان سب نے احمدیت میں آجانا ہے۔ کوشش کریں گے تو کام ہوگا اور یہ لوگ احمدیت میں آئیں گے۔ گھروں میں بیٹھ رہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کوشش سے پھل ملتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو ڈاکٹر بنیں گے ان کو ہمارے ہسپتالوں میں جو Remote ایریا ہیں، جنگلوں میں ہے بھجوایا جاسکتا ہے چھوٹے علاقوں میں، دیہات میں ہمارے سکول بھی ہیں جو ٹیچر بنیں گے ان کو وہاں بھجوایا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو انجینئرز بنیں گے وہ دور دراز علاقوں میں جا کر وہاں کی مساجد اور وہاں جو عمارات بن رہی ہیں وہاں انہیں کام کرنا پڑے گا۔

حضور انور نے فرمایا احمدیہ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن کے تحت ہمارے انجینئرز جو کہ باقاعدہ واقف زندگی نہیں ہیں وہ وقف عارضی کرتے ہیں، دو دو تین تین ہفتوں کے لئے وقف کرتے ہیں اور افریقہ کے ممالک میں جاتے ہیں وہاں جا کر انہوں نے سولر انرجی اور ونڈمل (Wind Mill) کے تجربے کئے۔ وہاں دور دراز کے علاقوں میں پہنچے، وہاں کے سفر کئے اور وہاں جا کر کام کیا۔ ان کو مچھروں نے کاٹا، ملیریا بخار ہوا لیکن انہوں نے کام کیا، مساجد، مشن ہاؤسز اور ہسپتالوں کو روشنی مہیا کی۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے جو وقف نو ہیں۔ جنہوں نے ساری زندگی وقف میں پیش کرنی ہے۔ اس سوچ کے ساتھ تیاری کریں کہ آپ نے اپنی زندگی وقف کرکے کام کرنا ہے۔ اس لحاظ سے جو پندرہ سال سے اوپر کے ہیں اور ان کی سوچیں میچور (Mature) ہوچکی ہیں اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کریں کہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد جماعت کو پیش کرنا ہے اس لحاظ سے واقفین نو کو دوسروں سے تھوڑا سا مختلف ہونا چاہئے۔ نمازوں کے پابند ہوں، پانچوں نمازیں پڑھنے والے ہوں۔ کوئی ایسا نہ ہو جو پانچوں نمازیں نہ پڑھتا ہو۔ رات کو نفل پڑھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کرنی چاہئے۔ کام پر جانے سے پہلے، سکول، کالج، یونیورسٹی جانے سے پہلے تلاوت کیا کریں۔ پھر قرآن کریم کو سمجھنے کی کوشش کریں، اس کی ٹرانسلیشن پڑھیں۔ پھر کوئی دینی کتاب مطالعہ میں رکھیں۔ چاہے روزانہ ایک صفحہ پڑھیں، روزانہ مطالعہ کریں۔ آپ کا علم بڑھے گا۔ تقریر میں بھی کام آئے گا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوئی سوال ہے تو کرلیں۔ ایک واقف نو نے بتایا کہ مجھے تبلیغ کا بہت شوق ہے۔ دو بیعتیں کروائی ہیں۔ ایک تیسری بیعت بھی تیار ہے جو زیر تبلیغ ہے اور اس وقت رشین زبان سیکھ رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے آپ کو رشیا بھجوادیں گے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا مَیں سکول میں تبلیغ کرسکتا ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ حکمت کے ساتھ تبلیغ کرنے کا حکم ہے۔ اگر تبلیغ کرتے ہو اور سکول والے روکتے ہیں تو پھر اپنی پڑھائی کرو اور حکمت کے ساتھ ان کو صرف یہ بتادو کہ مَیں احمدی ہوں۔ آنے والے مسیح موعودؑ کو ہم نے مانا ہے اور دوسرے اس کا انتظار کررہے ہیں۔ اس طرح چھوٹی چھوٹی باتیں بتاؤ۔ حضور انور نے اس بچے کو فرمایا اگر تمہارا اپنا کریکٹر اچھا ہے شریف ہو، گالی نہیں دیتے، سکول میں نماز پڑھتے ہو تو لوگ خود تم سے متاثر ہوں گے اور تبلیغ کا موقع مل جائے گا۔ حکمت کے ساتھ تبلیغ کا حکم ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ سکول میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں بات کرتے ہیں کہ ان کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا: جو یہ کہتے ہیں ان سے پوچھیں کہ آپ عیسیٰ ؑ کو بھی خدا کہتے ہیں۔ اور ایک دوسرا خدا ہے تو دو خدا کس طرح ہو سکتے ہیں۔ باپ کی بات مانیں یا بیٹے کی بات مانیں۔ بڑے خدا کی بات مانیں یا چھوٹے خدا کی بات مانیں۔ اس طرح تو لڑائی ہو جائے گی۔

ایک طالب علم نے کہا کہ مَیں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ضرور بنیں جماعت کو ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔

ایک طالب علم نے کہا مجھے میڈیا میں گرافکس میں دلچسپی ہے اور زبان سیکھنے میں بھی دلچسپی ہے۔ فرمایا زبان میں بھی دلچسپی ہے تو پھر زبان کرو، گرافکس رہنے دو۔

ایک طالب علم کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ جنرل سرجری میں دلچسپی ہے تو وہ کرو لیکن پہلے میڈیکل میں داخلہ تو لو۔

ایک طالب علم کے سوال پر کہ مبلغ بننے کے لئے کون کون سی زبانیں ضروری ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مبلغ بننے کے لئے اردو اور عربی سیکھو۔

ایک طالب علم نے کہا کہ مجھے Law اور میڈیسن میں داخلہ ملا ہے تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میڈیسن کر لو۔

ایک طالب علم کے سوال پر کہ مَیں نے فرنچ زبان سیکھنی ہے اور سیکھ رہا ہوں۔ ٹیچر بننے کا ارادہ ہے حضور نے فرمایا ہمیں فرنچ سپیکنگ ممالک کے لئے بھی ٹیچر چاہئیں۔

ایک بچے کے سوال پر کہ کیا جماعتی عہدیدار کے لئے داڑھی رکھنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عہدیدار کے لئے ضروری ہے کہ اس کا نمونہ اچھا ہو، اس کا دل صاف ہونا چاہئے، سب کے ساتھ سچا ہونا چاہئے، کسی کے ساتھ غصہ سے بات نہیں کرنی چاہئے تا کہ دوسرے لوگ نرمی کی وجہ سے قریب آئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ غصہ نہیں کرنا ورنہ لوگ دوڑیں گے۔ حضور انور نے فرمایا عہدیدار میں سب نیکیاں ہونی چاہئیں۔ اس کا لباس مناسب ہو۔ بات چیت کا انداز صحیح ہو، نمازیں پڑھنے والا ہو، دعائیں کرنے والا ہو۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا ہو۔ نفل پڑھنے والا ہو۔ ہر لحاظ سے مثالی ہو۔

واقفین نو بچوں کی یہ کلاس آٹھ بجے اختتام کو پہنچی۔ آخر پر حضور انور نے بچوں سے فرمایا کہ ہال سے باہر جاتے ہوئے اپنا اپنا تحفہ لیتے جائیں۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

سوا آٹھ بجے اسی ہال میں واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ عتیقہ نے پیش کی۔ اس کا اردو ترجمہ نائلہ صدف اور جرمن ترجمہ عزیزہ حمیرا احمید نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ کاشفہ اور طاہرہ نے صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کا کلام

خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی
یہ نعمت ہمیں تا قیامت ملے گی

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ پندرہ سال سے اوپر کی کون سی بچیاں ہیں۔ اس پر پندرہ سال سے اوپر کی بچیوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے فرمایا کون مجھے بتائے گا کہ وقف نو کیا چیز ہے۔ اس پر ایک بچی نے بتایا کہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اپنے آپ کو جماعت کے لئے خدمت کے لئے پیش کر دینا۔

حضور انور نے فرمایا لڑکوں سے جو مَیں باتیں کر رہا تھا کیا وہ آپ کو پہنچ رہی تھیں۔ دوسرے ہال میں بیٹھی آپ سن رہی تھیں۔ تبھی تم نے جواب دے دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اور لڑکیوں کے لئے یہ بھی ہے کہ جامعہ میں تو تم جا نہیں سکتی۔ جب پڑھائی مکمل کرو گی تو اس کے بعد کچھ کو جماعت کہہ سکتی ہے۔ مثلاً ٹیچرز ہیں۔ ڈاکٹرز ہیں، بعض انجینئرز ہیں یا بعض اور لینگوئجز میں جو ایکسپرٹ ہوں گی کہ جماعت کا کام کرو۔ بہت ساری ایسی لڑکیاں ہوں گی جو پڑھائی تو مکمل کر لیں گی لیکن جماعت براہ راست ان سے کوئی کام نہیں لے سکتی تو ان کا کام یہ ہے کہ جو بھی ان کا ماحول ہے، اردگرد جو لوگ ہیں اپنی شادیاں ہو جائیں تو اپنا محلّہ یا جس علاقے میں رہتے ہیں اس میں اپنا نمونہ ایسا دکھائیں جو جماعت کی، اپنوں کے لئے تربیت کی وجہ بن سکے اور دوسروں کے لئے جماعت کی تبلیغ کا باعث بنے۔ اس کے لئے تیاری کرنی ہو گی۔

پہلی تیاری کیا ہے؟ ہر واقفہ نو جو ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کس طرح ہو گا؟ جب نمازوں کی طرف توجہ ہو گی، جب دعاؤں کی طرف توجہ ہو گی۔ جب قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ ہو گی۔ جب اللہ تعالیٰ نے جو مختلف حکم دیئے ہیں قرآن کریم میں، ان کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہو گی۔ تب تم لوگ کہلا سکتی ہو کہ صحیح واقفہ نو ہو اور ایک صحیح مومنہ عورت ہو یا لڑکی ہو تو اس طرف توجہ رکھو۔ اپنی پڑھائی کے دوران بھی نمازوں کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔ نفل پڑھنے کی طرف توجہ رہنی چاہئے جیسا کہ لڑکوں کو بھی مَیں نے کہا تھا۔ قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سارے حکم ہیں قرآن کریم میں ان کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا سورۃ نور میں ہم پڑھتے ہیں۔ خلافت کی آیت ہے۔ خلافت سے ہم تعلق رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے خلافت میں جاری رکھوں گا۔ تمہیں تمکنت دوں گا۔ مطلب یہ ہے کہ تمہیں مضبوطی دوں گا۔ جماعت کی حیثیت سے ایک مضبوط حقیقت ہو گی تمہاری، ایک جماعت کی حیثیت سے ایک انفرادی طور پر تمہاری مضبوط حیثیت ہو گی اور مضبوط حیثیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن اس کے باوجود کسی کو خیال آ سکتا ہے کہ احمدی بہت ساری ایسی ہیں جن کو نقصان پہنچتا ہے، لوگ دشمن جو ہیں، مخالفین جو ہیں وہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ پاکستان میں یا بعض دوسری جگہوں میں احمدی شہید بھی ہوتے ہیں۔ کئی احمدی عورتیں، لڑکیاں ہیں جو شہید ہوئیں تو مضبوطی کیا ہوئی؟ مضبوطی ہے کہ مخالفت کے باوجود ایک تو یہ ہے کہ تم لوگ ایمان میں مضبوط ہوتے ہو۔ تمہیں کوئی کہے بھی کہ احمدیت چھوڑ دو، تم لوگ کہو کہ نہیں ہم مر سکتے ہیں کٹ سکتے ہیں لیکن احمدیت نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم مر سکتے ہیں کٹ سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو حکم دیئے ہیں قرآن کریم میں وہ نہیں چھوڑ سکتے۔

حضور انور نے فرمایا اسی سورۃ میں پردے کا بھی حکم ہے۔ سچ بولو، ایک دوسرے پر الزام نہ لگاؤ، نیک باتیں کرو، نمازیں پڑھو، اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو، سارے حکم آ جاتے ہیں۔ ان سارے حکموں پر جو بڑی لڑکیاں ہو گئی ہیں اب چودہ پندرہ سال کی اور اس سے اوپر، عقل والی لڑکیاں، عقل والی عمر ہے یہ، ہر ایک سوچ سکتی ہے اچھا کیا ہے؟ برا کیا ہے؟ تو قرآن کریم میں سے نکالو کہ کیا کیا حکم ملے ہوئے ہیں اور ہم نے کس طرح عمل کرنا ہے۔ اللہ میاں نے ایک حکم دیا ہے کہ لغویات سے بچو، لغو کیا چیزیں ہیں، لڑائی جھگڑا کرنا لغویات میں ہے، فضول باتیں، بیٹھے گپیں مارنا، وقت ضائع کرنا، لغویات میں سے ہے۔ پڑھائی کا وقت ہے تو پڑھائی نہ کرنا اور اس وقت بیٹھ کر ڈرامے اور فلمیں دیکھنا ٹی وی پر یہ لغویات میں سے ہے۔ اگر کوئی بھی ایسی بیہودہ فلم یا ڈرامہ آ رہا ہو جو دین سے دور لے جانے والا ہو۔ وہ سب لغویات ہیں۔ کسی سے لڑنا جھگڑنا سب لغویات ہیں۔ مثلاً آجکل بظاہر بعض ڈرامے ننگے نہیں ہوتے جس میں کھلی ہوئی بے حیائی یا ننگ نہیں ہوتا، انڈین ڈرامے ہیں، انڈین فلمیں ہیں یا پاکستانی ہیں پاکستان میں تو نہیں لیکن انڈین میں ہیں تم دیکھو گی کہ انڈین گھروں میں کسی ہندو گھر میں بھی جاؤ تو وہاں چھوٹی چھوٹی مورتیاں رکھی ہوتی ہیں۔ دیو، دیویاں بنائی ہوتی ہیں تو ان کی پوجا کر رہے ہوتے ہیں کہ یہ ہماری دیوی ہے فلاں، فلاں اور ہر دیوی کے پاس جاتے ہیں اور جو مورتیاں بت بنائے ہوتے ہیں ان کو یوں جھک کر سلام کرتے ہیں۔ اس سے لاشعوری طور پر سوچ کے نہیں بغیر سوچے خیال ایک کانشس میں چلا جاتا ہے کہ یہ چیز بڑی اچھی لگی ہے اور مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض احمدی گھروں نے اپنے ڈرائنگ روم میں وہ مورتیاں لا کر سجالی ہیں کہ ہم عبادت تو نہیں کرتے ہمیں ویسے اچھی لگی تھی، ہم نے سجالی۔ اب اچھی لگی اور سجالی اور گھر کی عورتیں اور لڑکیاں اس میں زیادہ کردار ادا کرتی ہیں۔ اچھی لگ کے سجالی، پہلا قدم تو یہی ہے کہ مورتی سجالی۔ اگلا قدم یہ ہو گا کہ کبھی کسی مشکل میں پڑیں گی تو ہندو دوست کہے گی دیکھو ہم نے اپنے مورتی سے مانگا تھا تو ہمارا کام ہو گیا۔ تو اگلا قدم یہ ہو گا کہ عورت بجائے یہ کہ سجدہ کرے اللہ میاں سے نماز میں دعا کرے وہ مورتی کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح برائیاں پھیلتی ہیں۔ اس لئے لغویات سے پہلے ہی بچو۔ ان کو گھر میں آنے ہی نہ دو۔ یہی چیزیں ہیں جو برائیاں پیدا کرتی ہیں۔ چھوٹی برائیاں ہوتی ہیں۔ پھر بڑی برائیاں بنتی چلی جاتی ہیں۔ ہر چمکتی ہوئی چیز جو نظر آتی ہے وہ سونا نہیں ہوتی۔ (انگریزی میں بھی محاورہ ہے جرمن میں بھی محاورہ ہو گا) اس لئے 15 سال 14 سال کی لڑکیاں جو ہیں جو ہوش وحواس میں ہوتی ہیں ہر چیز کو اچھا نہ سمجھا کریں۔

انٹرنیٹ پر مثلاً بیٹھ جاتی ہیں۔ ایک چیز دعوت الی اللہ ہے۔ سمجھ رہی ہوتی ہیں کہ ہم بڑا اچھا کام کر رہی ہوتی ہیں۔ دعوت الی اللہ کر کے۔ لیکن اگر وہ دعوت الی اللہ لڑکیوں تک ہو رہی ہے تو بڑی اچھی چیز ہے۔ وہی دعوت الی اللہ جب لڑکوں کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے وہ بعض دفعہ پھر برائی بن جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے تبلیغ سے پھر مزید رابطے پیدا ہوتے ہیں اور پھر بعض دفعہ اپنے گھر والوں کی خاندان والوں کی بدنامی کا باعث ہو جاتی ہیں لڑکیاں۔

حضور انور نے فرمایا ایک وقف نو بچی جو ہے اس کا ایک علیحدہ بڑا مقام ہے دوسری بچیوں سے۔ اس کو ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس نے اپنے آپ کو ان ساری برائیوں سے، لغویات سے بچا کے رکھنا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں ان پر عمل کرنا ہے۔ آج جس طرح تم لوگ سر ڈھانک کے بیٹھی ہوئی ہو یہ دوغلی نہیں ہونی چاہئے، منافقت نہیں ہونی چاہئے۔ باہر جاؤ، بازار میں جاؤ، شاپنگ کرنے جاؤ، سیر کرنے جاؤ جو بڑی لڑکیاں ہو گئی ہیں تب بھی ان کے سر پہ سکارف، حجاب یا دوپٹہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ تمہارا نمونہ جو ہے وہ باقیوں کے کام آئے گا۔ تم لوگ ایک کریم (Cream) ہو جماعت کی بچیوں کی اس لئے اپنا وہ مقام بھی یاد رکھو، تمہارا ایک اپنا سٹیٹس (Status) ہے اس کو یاد رکھو اور ہمیشہ اس کی حفاظت کرو۔ ہر احمدی بچی کا اپنا ایک تقدس ہے۔ ایک Sanctity ہے اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن وقف نو بچی جو ہے اس کو سب سے زیادہ اپنا خیال رکھنا چاہئے۔ کوئی ایسی حرکت نہ ہو اس سے جو خاندان کی، اپنی یا جماعت کی بدنامی کا باعث بن جائے۔ یہ چیزیں ہمیشہ سامنے رکھو۔ قرآن کریم پڑھو۔ غور سے پڑھو گی تو سارے حکم بھی مل جائیں گے بیچ میں سے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یونہی ہم پہ پابندیاں لگا دیتا ہے نظام۔ جماعت پابندیاں لگا دیتی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا۔ غور سے دیکھیں تو اللہ تعالیٰ نے ساری باتیں کہی ہوئی ہیں۔ کوئی ایسی بات خلیفہ وقت یا جماعت نہیں کہتی یا خلیفہ وقت کے ذریعہ سے جماعت کی طرف سے آرڈر نہیں آتا جس کا قرآن کریم میں ذکر نہ ہو۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں، یہاں جو تلاوت کی، اس سے پہلے لڑکوں نے کی تھی اس میں اطاعت در معروف کا حکم تھا کہ جو بھی معروف حکم ہو گا ہم مانیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہی کہا ہے کہ یوں نہ قسمیں کھاؤ کہ ہم یہ کر دیں گے ہم وہ کر دیں گے، ہم احمدی بچیاں ہیں، وقف نو بچیاں ہیں، ہم زمین و آسمان پہ انقلاب لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے انقلاب تو تم لے آؤ گے لیکن صرف دعوے نہ کرو۔ پہلے جو مَیں نے حکم دیئے ہوئے ہیں اسی سورۃ نور میں آیت استخلاف جو ہے اس سے پہلے کی آیات میں جو باتیں میں نے کہی ہوئی ہیں جو تمہیں حکم دیئے ہوئے ہیں ان کو مانو۔ کسی بھی حکم پہ اعتراض نہ ہو۔ اطاعت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ اطاعت کرو گی تو کامیابیاں حاصل کرو گی۔ اطاعت کرو گی تو اپنے عزت کی حفاظت کرنے والی ہو گی۔ اطاعت کرو گی تو اپنے گھر والوں کے لئے نیک نامی کا باعث بنو گی۔ اطاعت کرو گی تو جماعت

نیک نامی کا باعث بنو گی۔ اطاعت کرو گی تو جماعت کے لئے مفید اور کار آمد وجود بنو گی۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھو کہ ہمارا ایک مقام ہے اور ہم نے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ نمازوں کی پابندی، قرآن کریم پڑھنے کی پابندی، اس پر عمل کرنے کی پابندی اور ہر قسم کے جو لغویات ہیں اس سے بچنے کی ضرورت اور لغویات میں غلط قسم کے فیشن بھی آجاتے ہیں۔ ہمبرگ میں بھی کہا تھا، یہاں بھی مثلاً بچیاں کوٹ پہنتی ہیں (جو جوانی کی عمر کو پہنچ گئیں) پردے کے لئے، کوٹ ایسا ہو جو ساتھ چپکا ہوا نہ ہو جسم کے۔ بلکہ تھوڑا سا ڈھیلا ہونا چاہئے۔ بازو اس کے یہاں تک (کلائی تک) ہوں۔ پھر پتہ لگے گا کہ تم لوگ مختلف ہو دوسروں سے۔ ان سب باتوں کا ہمیشہ خیال رکھو اور پڑھائی کی طرف توجہ دو۔ عموماً لڑکیاں میں نے دیکھا ہے لڑکوں کی نسبت زیادہ ہوشیار ہیں۔ جمنازیم میں پڑھنے والی ہیں یہاں جو بڑی ہو گئی ہیں جن کی عمریں۔ لیکن لڑکے بھی آج دیکھا ہے وقف نو کے کافی ہوشیار تھے۔ عموماً دوسروں کی نسبت زیادہ بہتر ہیں۔ امید ہے تم لوگ بھی زیادہ بہتر ہی ہو گی۔ تو جو لائن بھی اختیار کرنی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ محنت کی جائے اور جب تعلیم حاصل کر لو تو پھر جو براہ راست جماعت کے کام میں نہیں بھی آ رہیں وہ بھی اپنے ماحول میں اپنا جو مقام ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے جماعت کے لئے ایک نمونہ بنیں، تربیت کے لئے بھی دوسروں کی، احمدیوں کی آپس میں تربیت کے لئے اور دعوت الی اللہ کے لئے بھی تاکہ جو بنیادی کام ہے تم لوگوں کا وہ کر سکو۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں کو فرمایا کوئی سوال ہے تو کریں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ مَیں بچپن سے وکیل بننا چاہتی ہوں، حضور انور نے فرمایا وکالت پڑھنا چاہتی ہو تو پڑھ لو مگر بعد میں کورٹ میں جانے کی اجازت نہیں ہو گی۔ اگر وکیل اس لئے بننا چاہتی ہو کہ تم کورٹ میں پیش ہو بطور وکیل کے۔ تو تم وقف نو ہو اس کی اجازت نہیں ہو گی لیکن اگر وکالت صرف پڑھنا چاہتی ہو تو پڑھ لو۔ اگر تم پیچھے بیٹھ کر صرف کیس تیار کرنا چاہتی ہو تو پیچھے بیٹھ کر کر سکتی ہو۔ اگر تم انٹرنیشنل لاء کرو، اس میں تمہارے سے جماعت خدمت لے سکتی ہے۔ لیکن اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ تم عام وکیل بن کے سول کورٹ میں پیش ہو جاؤ یا کریمنل کورٹ میں پیش ہو جاؤ اور جج کے سامنے بحث کرو، اپنے دلائل دو تو وقف نو کو مَیں اس کی اجازت نہیں دیتا۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے دو علموں کا ذکر کیا ہے ایک دین کا علم اور ایک جسم کا علم، اگر تم اتنی ہوشیار ہو تو ڈاکٹر بن جاؤ۔ ٹیچر بن جاؤ، دوسروں کو پڑھانے کے لئے، مختلف زبانوں میں کرو جماعت کے کام آسکتی ہو۔ آرکیٹیکٹ بن جاؤ جماعت کے کام آسکتی ہو اور جرنلزم میں اگر تم پڑھ لو تو آرٹیکل لکھو اخباروں میں، دعوت الی اللہ کے کام کر سکتی ہو، لیکن اخباروں میں نوکری کرنے کے لئے جرنلزم نہیں پڑھنا۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ لڑکیوں کے لئے جامعہ کیوں نہیں ہوتا۔ حضور انور نے فرمایا لڑکیوں کے لئے جامعہ اس لئے نہیں ہوتا کہ پہلے لڑکوں کے لئے ہی جامعہ پورے نہیں ہو رہے۔ پہلی بات تو یہ ہے۔ دوسری بات یہ مردوں کے لئے جو جامعہ ہیں، مرد تو کھلے طور پر تبلیغ کے لئے باہر جا سکتے ہیں، میدان میں بھی جا سکتے ہیں۔ لڑکیاں صرف دینی علم سیکھ سکتی ہیں` ربوہ میں بھی چند سال پہلے ایک دینیات کلاس کھولی لڑکیوں کے لئے، جس میں لڑکیاں آکر دینی علم سیکھ لیں۔ لیکن باہر تو کھلے طور پر نہیں جا سکتیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حج پر جانا ہو تب بھی عورت اگر حج پر جا رہی ہے اپنے قریبی رشتہ دار کو کسی خونی رشتے دار کو کسی محرم رشتہ دار کو ساتھ لے کر جائے۔ اگر عبادت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اتنی سختی فرمائی ہے کہ علیحدہ نہ نکلو تو پھر تبلیغی کام کے لئے اور دوسرے ہر کام کے لئے زیادہ زور ہونا چاہئے اس لئے یہ تو نہیں ہو گا کہ ایک لڑکی ہم مبلغ بنا دیں اور جماعت اس کو الاؤنس دے دعوت الی اللہ کرنے کا، پھر اس کے بھائی کو یا خاوند کو الاؤنس دے کہ تم اس کی حفاظت کے لئے اس کے ساتھ جاؤ۔ تو لڑکی اگر جامعہ میں جائے گی، مبلغ بنے گی تو پھر فیلڈ میں جانے کے لئے دو دو خرچے برداشت کرنے پڑیں گے۔ فی الحال ہم ایک خرچہ برداشت کر سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ دینی علم سیکھنے میں کوئی پابندی نہیں ہے اس کے لئے ناصرات کو، لجنہ کو کلاسز لگانی چاہئیں، سلیبس بھی ہے وقف نو کا اور خود بھی میں نے تم لوگوں کو کہا ہے پڑھو۔

حضور انور نے فرمایا واقفین نو کی تعداد اب کوئی 37 ہزار تک پہنچ چکی ہے جس میں 22 ہزار لڑکے ہیں اور شاید 16,15 ہزار یا اس سے بھی کم لڑکیاں ہیں لڑکے زیادہ ہیں۔ سارے تو جامعہ میں نہیں جاتے زیادہ سے زیادہ ان کی 001. یا 01. فیصد جامعہ میں جاتی ہے لیکن باقیوں کو بھی دینی علم سیکھنا چاہئے۔ ان کو اپنے طور پر دینی علم سیکھنا چاہئے۔ ابھی تو ہم لڑکوں کو بھی پورا خرچ نہیں کر سکتے۔ ایک وقت آئے گا کہ شاید ضرورت پڑے اور لڑکیوں کو بھی دینی کلاس، شارٹ کورس شروع ہو جائے۔ لیکن فی الحال ابھی موقع نہیں ہے۔ وقت نہیں ہے۔ وسائل نہیں ہیں اور Resources نہیں ہیں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ہم پڑھائی کے لئے کسی دوسرے ملک جا سکتی ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا صرف اس شرط پر جا سکتے ہیں کہ اپنے ملک میں وہ کورس ہوتا نہ ہو یا ملک میں کہیں بھی داخلہ نہ ملا ہو تو والدین کی اجازت سے جا سکتے ہیں اور جہاں جانا ہے وہاں صرف لڑکیوں کا ہوسٹل ہو۔ جس میں رہائش ہو اور وہاں لڑکوں کا کوئی دخل نہ ہو آنا جانا نہ ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ اس کے باوجود بہتر ہے کہ وہیں تعلیم حاصل کی جائے جہاں والدین ہیں اور اگر ایک کورس میں داخلہ نہیں ملا تو کوئی دوسری لائن اختیار کر لیں۔

بچیوں کے ساتھ یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔ آخر پر بچیوں میں بھی تحائف تقسیم ہوئے۔

نو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

✿...... سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے 2008ء کے معائنہ انتظامات میں ڈیوٹی کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''موسم اچھا ہونا چاہئے''۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور جلسہ کے تینوں دن موسم نہایت خوشگوار رہا۔

اسی طرح حضور انور نے جلسہ کے اختتام کے بعد حاضرین کو فرمایا ''خاموش''۔ اور اس ارشاد پر ساری مارکی میں فوراً یکدم مکمل خاموشی کا روح پرور نظارہ سب نے دیکھا۔ ان دو جملوں کو پس منظر میں رکھتے ہوئے دو شعر موزوں ہوئے۔

جب کہا تو نے کہ موسم اچھا ہونا چاہئے
تین دن موسم رہا جلسہ کا بہتر خوشگوار
جب کہا ''خاموش'' آقا چُپ ہوئی خلقت تمام
ہم بھی ہیں خادم ترے، موسم بھی ہے طاعت گزار

✿...... ربوہ میں 28 مئی 2008ء کو چراغاں کیا گیا۔ اس کو پس منظر میں رکھتے ہوئے دو شعر موزوں ہوئے۔

سجائے بام پہ تھے اپنے اپنے دل عابدؔ
جو اپنے شہر میں ہم نے دئے جلائے تھے
انہیں چراغوں میں کچھ اور نور بھرنے کو
ہم اپنے چاند سے ملنے یہاں پہ آئے تھے

(مبارک احمد عابدؔ آف ربوہ۔ نزیل لندن)

اعلانات نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28 جولائی 2008ء بروز سوموار بعد از نماز ظہر و عصر بمقام جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی یوکے حسب ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1) عزیزہ سلمیٰ بتول بنت مکرم فاروق احمد خان صاحب (آف لاہور کینٹ) کا نکاح عزیزم سید عمار احمد ابن مکرم سید منور احمد صاحب (USA) کے ساتھ دس ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا۔

(2) عزیزہ نبیلہ محمود بنت مکرم طارق محمود جاوید صاحب (نائب ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ) کا نکاح عزیزم چوہدری وسیم احمد ابن مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب (مربی سلسلہ ربوہ) کے ساتھ 8 ہزار پاؤنڈ اسٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

(3) عزیزہ ناعمہ خالد بنت مکرم خالد محمود بھٹی صاحب (جوہر ٹاؤن۔ لاہور) کا نکاح عزیزم فاتح احمد (آف سویڈن) ابن مکرم حافظ مظفر احمد صاحب (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی) کے ساتھ چار لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا۔

(4) عزیزہ امتہ الشافی احمد بنت حفیظ احمد صاحب بھٹی (انچارج شعبہ ہومیو پیتھی) کا نکاح عزیزم طارق نور ابن مکرم عبدالنور چوہدری صاحب (ہنسلو) کے ساتھ 15 ہزار پاؤنڈ اسٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

(5) عزیزہ حریم دین وسیم بنت مکرم نعیم الدین صاحب (ہمبرگ۔ جرمنی) کا نکاح عزیزم سلمان عبداللہ باجوہ ابن مکرم خلیل احمد صاحب باجوہ (لندن) کے ساتھ 7 ہزار پاؤنڈ اسٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

(6) عزیزم ریم شرائیکی بنت محمد شرائیکی صاحب (آف سعودی عرب) کا نکاح عزیزم محمد ابرہیم اخلاف (آف مراکو) ابن مکرم محمد اخلاف صاحب (آف بلجیم) کے ساتھ 10 ہزار یورو حق مہر پر طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان اور ایجاب و قبول کے بعد آخر پر حضور انور نے ان سب نکاحوں کے بابرکت ہونے کی دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ '' ان میں سے نیک صالح اولاد اور نسل پیدا ہو خدا تعالیٰ کے راستے پر چلنے والی ہو اور احمدیت اور اسلام کی سچی خادم ہو''۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ (الوصیت)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

صدسالہ جشن خلافت نمبرز

صدسالہ جشن خلافت کی تقریبات کے حوالہ سے طبع ہونے والی خصوصی اشاعتیں اورسووینئرز (جو ہمیں موصول ہوئے ہیں) کا تعارف کچھ عرصہ سے جاری ہے۔ایسی خصوصی اشاعتیں، دورانِ سال، جب بھی ہمیں موصول ہوتی رہیں گی، تو اپنے معمول کا انتخاب پیش کرنے کی بجائے، اُن پر تبصروں اور اُن میں شامل منتخب مضامین کا تعارف پہلے ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہے گا۔ رسائل وجرائد کی ترسیل نیز خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

تحریک جدید کا صدسالہ خلافت سووینئر

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان نے صدسالہ جشن خلافت کے حوالہ سے ایک ضخیم سووینئر شائع کیا ہے۔ A4 سائز اور عمدہ کوالٹی کے 313 صفحات پر مشتمل یہ مجلّہ نہایت دیدہ زیب ہے اور مواد، ترتیب، تزئین اور پیشکش کے حوالہ سے یقیناً قابل تعریف ہے۔ بیک وقت پانچ زبانوں (اردو، انگریزی، عربی، فرانسیسی اور سپینش) میں پیش کئے جانے والے اس شاندار سوٴونیئر کو تادیر محفوظ رکھنے کے لئے مضبوط جلد بھی کی گئی ہے۔

سوونیئر میں شامل سینکڑوں تصاویر میں سے اکثر نادر اور تاریخی ہیں۔ مواد اس لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں خلافت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ کو نہایت عمدگی سے پیش کرنے کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے۔خلفائے احمدیت کی خلافت سے پہلے اور بعد کی زندگی کی نقاب کشائی بھی اس میں کی گئی ہے، خلافت کو درپیش بعض فتنوں اور اُن کے قلع قمع کے لئے خلفائے کرام کی دلیرانہ مساعی کا بھی ذکر ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وخلفائے کرام کے بعض نہایت پُرمعارف ارشادات سے اقتباسات بھی اس مجلّہ کی زینت بنائے گئے ہیں۔ بعض اہم ممالک میں جماعت احمدیہ کے قیام اور ترقیات سے متعلق مختصر معلومات بھی پیش کی گئی ہیں نیز جماعت احمدیہ کی دنیا بھر میں طبّی اور تعلیمی میدانوں میں خدمات کا بھی نہایت اختصار سے احاطہ کیا گیا ہے۔ اِس مجلّہ میں شامل مضامین کا عمومی تأثر محض یہی ہے کہ اِس عظیم الشان جماعت کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جس آسمانی قیادت سے نوازا ہے اُس کے طفیل ہر قسم کے مصائب اور ابتلاؤں سے نکال کر جماعت احمدیہ کو نئی فتوحات عطا فرمائی جاتی ہیں اور احمدیت کا ہر اگلا قدم پہلے سے زیادہ ترقیات سموئے ہوئے دنیا کو یہ پیغام دے رہا ہے کہ آج اگر کسی کو آسمانی تائیدات کا زندہ نشان دیکھنا ہو تو خلافت احمدیہ کے ذریعے اُس کی یہ تمنا پوری ہوسکتی ہے۔

ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ روایتی انداز سے ہٹ کر یہ سوونیئر مکمل طور پر پیشہ وارانہ آرٹسٹک بیک گراؤنڈ کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس نے ایک طرف تو اس مجلّہ کو جاذب نظر بنادیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اکثر مقامات پر تحریر کا پڑھنا ایک مشکل امر بن گیا ہے کیونکہ لکھائی کا رنگ بیک گراؤنڈ کے رنگ سے گہری مطابقت رکھتا ہے۔

بلاشبہ یہ قیمتی دستاویز ذاتی لائبریری کی زینت بنانے کے ساتھ ساتھ اپنوں اور غیروں کو بطور تحفہ پیش کئے جانے کے بھی لائق ہے۔اس میں شامل مضامین کا خلاصہ اور قیمتی تاریخی معلومات کو اختصار سے پیش کرنے کے لئے کئی صفحات درکار ہیں۔تاہم ذیل میں حاصل مطالعہ کچھ انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اسلام کی نشأۃ ثانیہ

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کے صدسالہ جشن خلافت سوونیئر میں ایک مضمون حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ (خلیفۃ المسیح الرابع) کا اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے حوالہ سے شائع کیا گیا ہے۔

اسلام کے تنزل کا آغاز خلافت راشدہ کی ناقدری سے ہوا جس کے نتیجے میں وہ برکتیں اٹھ گئیں جو اس نظام سے وابستہ تھیں، دین اسلام میں تمکنت باقی نہ رہی، خوف نے امن کی جگہ لے لی، توحید خالص ناپید ہونے لگی اور وحدت ملّی پارہ پارہ ہوگئی۔ حضرت حذیفہؓ نے اس بارہ میں آنحضور ﷺ کی روایت بھی بیان کی ہے۔ بعد میں ایک مرتبہ اس موضوع پر گفتگو کے دوران انہوں نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے ان فتنوں کی راہ میں ایک بند دروازہ حائل ہونے کی بھی خبر دی تھی۔اس پر حضرت عمرؓ اس کا مفہوم پاگئے اور پوچھا کہ فتنوں کی یلغار سے پہلے یہ دروازہ کھولا جائیگا یا توڑا جائیگا؟ حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا: توڑا جائیگا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے بڑی حسرت سے فرمایا کہ اگر توڑا جائیگا تو پھر کبھی بند نہ ہوگا۔

یہ بند دروازہ خلافت راشدہ ہی تھی جو کہ اسلام اور فتنوں کے درمیان بڑی مضبوطی سے حائل تھی۔ افسوس اس دروازہ پر پہلی چوٹ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پڑی اور خود آپؓ ہی کی ذات مبارک پر ایک سفّاک خنجر کا حملہ وہ ضرب کاری ثابت ہوا جس نے اس مقدّس دروازہ میں پہلا شگاف ڈالا۔ایک ایرانی مجوسی غلام ابولؤلؤ فیروز نے بعض دوسرے غلاموں کے ساتھ مل کر آپؓ کے قتل کی سازش تیار کی اور ناراضگی کا بہانہ وضع کرنے کی خاطر آپؓ سے ایک دن مطالبہ کیا کہ میرے مالک سے کہہ کر میرا مالکانہ بڑھوادیجئے۔ حضرت عمرؓ نے وجہ پوچھی تو جواب تسلّی بخش نہ پایا۔ چنانچہ آپؓ نے انکار فرمادیا۔ بات بہت معمولی سی تھی مگر گفتگو کے دوران اُس نے ایک ایسا فقرہ بولا جس کا مفہوم حضرت عمرؓ یہ سمجھے کہ یہ مجھے دھمکی دیتا ہے۔ چنانچہ آپؓ نے اپنے رفقاء سے فرمایا کہ اگر شبہ کی بنا پر کسی کا قتل جائز ہوتا تو مَیں اِسے اِس الزام میں قتل کروادیتا کہ اس نے مجھے قتل کی دھمکی دی ہے۔ افسوس کہ اس تنبیہ کے باوجود اُس کی نگرانی کا کوئی انتظام نہ کیا گیا اور 4رنومبر 644ء کو جب حضرت عمرؓ نماز فجر کی امامت فرما رہے تھے، ابولؤلؤ مسجد میں داخل ہوا اور پے درپے آپؓ پر خنجر کے چھ وار کئے جن سے زخمی اور نڈھال ہوکر حضورؓ وہیں جائے نماز پر گر گئے اور اپنے ہی خون کے سیلاب میں نہاگئے۔ پیشتر اس کے کہ اس ظالم کے کوئی ہاتھ روکتا، یہ واقعہ گزر چکا تھا تاہم نہتے نمازی خنجر بکف فیروز پر ٹوٹ پڑے اور قاتل کو بھاگ نکلنے کی اجازت نہ دی لیکن اس کشمکش میں سات دیگر صحابہؓ شہید ہوگئے اور چھ شدید زخمی ہوئے لیکن بالآخر اُسے مغلوب کرلیا گیا لیکن اُس نے اپنے سینہ میں خنجر گھونپ کر خودکُشی کرلی۔ تیسرے روز حضرت عمرؓ بھی رحلت فرماگئے اور اس طرح جانثارانِ خلافت محمدیہ کا یہ پہلا قافلہ آٹھ سعید روحوں پر مشتمل ملاء اعلیٰ میں اپنے ربّ اور آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدموں میں حاضر ہوگیا۔

4رنومبر کا یہ دن بلاشبہ اسلام کی تاریخ کا سب سے زیادہ تاریک اور سب سے زیادہ پُردرد اور پُرآلام دن تھا۔ یہی وہ دن تھا جو خلافت راشدہ کے اختتام کا آغاز بنا اور یکے بعد دیگرے اسلام کے تین خلفاء راشد، سیدولد آدمؐ کے دین کی حفاظت اور خدمت کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ ملّت واحدہ فرقوں میں بٹنے لگی، بلاؤں اور کربلاؤں کا دَور شروع ہوا۔تنزل کا وہ سایہ جو خلافت راشدہ کے آخری ایام میں گہرا ہونا شروع ہوا، بالآخر ایک مکمل رات کی تاریکی میں بدل گیا۔ پھر تیرہ سوسال تک مسلمان اِسی احساس تلے جیئے کہ کسی طرح صبح صادق طلوع ہو۔لیکن تفرقہ اس قدر بڑھ چکا تھا کہ مسلمانوں کا اکٹھے ہوکر ایک خلیفۂ راشد کا انتخاب کرنا ناممکن تھا اور بفرض محال اگر ایسا ہو بھی جاتا تو اس بات کی کیا سند تھی کہ اس انتخاب کے نتیجہ میں خلیفہ بننے والا واقعی رسول اللہ کا حقیقی جانشین بھی ہوگا۔

جب چودھویں صدی شروع ہوئی تو مسلمانوں کی نظریں آسمان کی طرف اٹھنے لگیں۔ عالم اسلام میں آہ وبکا کا شور بلند ہوا اور مسیح کی آمد کی دعائیں کی جانے لگیں۔ لیکن افسوس کہ اُن کی دانست اور تصور کے مطابق تو کوئی آسمان سے نہ اُترا۔اُس کی وجہ یہی تھی کہ اُن کا مہدی اور مسیح کا تصور قرآنی تصور سے ہٹ چکا تھا۔ انہیں خونی مہدی کا انتظار تھا جو بزور شمشیر دنیا کی طاقتور قومیں مغلوب کرکے اُن کی دولتیں اِس امّت کے قدموں میں ڈھیر کردے۔لیکن جب قادیان سے مسیح و مہدی کے دعویٰ کی آواز بلند ہوئی تو اکثر نے منہ موڑ لیا کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے فتح کے لئے یہ شرط بیان فرمائی تھی: ’’اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا، یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے‘‘۔

آپؑ نے مزید فرمایا: ’’میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہو۔ اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھولو، یہ سب حسرتیں ہیں جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبر میں لے جائیں گے۔ نہ کوئی مسیح اُترے گا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آچکا، وہ مَیں ہی ہوں جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا وہ خدا سے لڑتا ہے کہ تُو نے ایسا کیوں کیا‘‘۔

پس آج خلافت محمدیہ کی نعمت تمہیں ہجر کی تیرہ طویل اور دردناک صدیوں کی گریہ وزاری کے بعد نصیب ہوئی ہے۔ اب اسے سرآنکھوں پر بٹھانا، سینے سے لگانا اور اپنے ہر پیارے سے ہزار بار بڑھ کر عزیز رکھنا۔ تمہارے احیاء اور بقاء کی تمام کنجیاں خلافت میں رکھ دی گئی ہیں۔ امّت مسلمہ کی تقدیر اس نظام سے وابستہ ہے۔ جان دے کر بھی اس نعمت کی حفاظت کرو اور ایک کے بعد دوسرے آنے والے خلیفۂ راشد سے انصار کی زبان میں بمنّت عرض کرو کہ اے خلیفۃ الرسول! ہم تمہارے آگے بھی لڑیں گے اور ہم تمہارے پیچھے بھی لڑیں گے، ہم تمہارے دائیں بھی لڑیں گے اور ہم تمہارے بائیں بھی لڑیں گے اور خدا کی قسم! اب قیامت تک کسی دشمن کی مجال نہ ہوگی کہ محمد عربی ﷺ کی خلافت کو بُری نظر سے دیکھ سکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی ایک نصیحت

’’(میں) وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستورالعمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضانِ الٰہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اسی نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہوگئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے اس لئے چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میّت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مُردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر ازدیادنعمت ہوتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ۔ لیکن جو شکر نہیں کرتا وہ یاد رکھے: اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِيْدٌ۔‘‘ (خطبات نور صفحہ 131)

روزنامہ الفضل 10فروری 2007ء میں جناب دلورام صاحب کوثری کا نعتیہ کلام کسی دوسرے رسالہ سے منقول ہے۔ اس کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

عظیم الشّان ہے شانِ محمدؐ
خدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ
فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں
غلامانِ غلامانِ محمدؐ
نبی کا نُطق ہے نُطقِ الٰہی
کلامِ حق ہے فرمانِ محمدؐ
خدا کا نور ہے نورِ پیمبرؐ
خدا کی شان ہے شانِ محمدؐ

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
17th October 2008 –23rd October 2008

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 17th October 2008

00:00 Tilawat, Dars & MTA International News
01:20 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to New Zealand and Fiji.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 14th December 1995.
02:35 Al Maaidah: cookery programme
03:00 Shamail-e-Nabwi: a programme on the topic of the character of the Holy Prophet (saw).
03:40 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on 25th March 1998.
04:55 Moshaairah: an evening of poetry
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15 Children's class with Huzoor, recorded on 5th March 2005.
08:15 Siraiki Service: discussion in Siraiki on the life and character of the Holy Prophet. Hosted by Jamal-ud-Din Shams and Munawar Ahmad Qamar.
09:00 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 10th March 1995.
10:05 Indonesian Service
11:05 Seerat Sahaba Rasool (saw): discussion hosted by Naseer Ahmad Anjum on the topic of the the financial sacrifices made by the companions of the Holy Prophet (saw).
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh, London.
13:20 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:25 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:20 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00 Friday Sermon [R]
17:20 Interview: an Interview with Mumtaz Ataullah Sahiba, the granddaughter of Sahabi Mian Fazal Mohammad Harsian.
18:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 21
18:30 Arabic Service: Repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News
21:10 Friday Sermon [R]
22:20 MTA Travel: a programme on the Hawaii Tropical Botanical Garden.
22:55 Urdu Mulaqa'at: rec. on 10th March 1995.

Saturday 18th October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 19th December 1995.
02:45 Friday Sermon: recorded on 17th October 2008.
03:55 Interview
04:25 MTA Travel
04:55 Urdu Mulaqa'at: Recorded on 10th March 1995.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Children's Class with Huzoor, recorded on 5th March 2005.
08:00 Seerat Sahaba Rasool (saw)
08:30 Friday Sermon: rec. on 17th October 2008.
09:30 Art Class: programme teaching how to create an Oil painting with Wayne Clements.
10:00 Indonesian Service
11:00 French Service
12:00 Tilawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:00 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
15:00 Children's Class [R]
16:00 Moshaairah: an evening of poetry.
17:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th December 1996. Part 2.
17:55 Art Class [R]
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News
21:05 Children's Class [R]
22:10 Art Class [R]
22:35 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 19th October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 20th December 1995.
02:45 Friday Sermon: recorded on 17/10/08.
03:45 Moshaairah: an evening of poetry
04:35 Question and Answer Session: recorded on 8th December 1996. Part 2.
05:30 Art Class
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor recorded on 3rd April 2005.
08:15 The Casa Loma
08:45 Learning Arabic: lesson no. 16.
09:05 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Fiji.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 18th May 2007.
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
16:10 learning Arabic: lesson no. 16 [R]
16:35 Huzoor's Tours: Fiji [R]
17:25 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th November 1995. Part 2.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:10 Learning Arabic: lesson no. 16 [R]
22:30 Huzoor's Tours: Fiji [R]
23:20 Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 20th October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 The Casa Loma
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21sr December 1995.
02:40 Friday Sermon
03:45 Learning Arabic: lesson no. 16
04:10 Question and Answer Session
05:25 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Children's class held with Huzoor. Recorded on 4th March 2006.
08:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 6.
08:45 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 9th March 1998.
10:00 Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 5th September 2008.
11:15 Medical Matters
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:25 Bangla Shomprochar
14:30 Friday Sermon, delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 12th October 2007.
15:30 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Muhammad Inam Ghauri on the topic of the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
16:05 Children's class with Huzoor, recorded on 4th March 2006.
17:00 French Mulaqa'at
18:00 Medical Matters
18:35 Arabic Service
19:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 26th December 1995.
20:45 MTA International News
21:15 Children's Class [R]
22:15 Friday Sermon [R]
23:20 Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday 21st October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10 Le Francais C'est Facile: lesson no. 6.
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 26th December 1995.
02:45 Friday Sermon: rec. on 12th October 2007.
03:50 French Mulaqa'at: rec. on 09/03/1998.
05:15 Medical Matters
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 6th May 2007.
08:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th November 1995.
09:20 Modern Media: discussion on modern media hosted by Dr Muhammad Iqbal.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
11:25 MTA Travel: programme featuring a visit to Beijing, the capital of China.
12:00 Tilawat, Dars & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Jalsa Salana Qadian 2006: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 28th December 2006 from Bait-us-Subuh Mosque, Frankfurt, Germany.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 6th May 2007.
16:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th November 1995.
17:25 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
18:30 Arabic Service
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 17th October 2008.
20:30 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna)
22:15 Jalsa Salana Qadian 2006: concluding address
23:15 Modern Media

Wednesday 22nd October 2008

00:00 Tilawat, Dars & MTA News
01:00 Learning Arabic: lesson no. 10.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th December 1995.
02:35 MTA Travel: Beijing
03:05 Question and Answer Session
04:10 Modern Media
05:00 Jalsa Salana Qadian 2006: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 19th May 2007.
08:10 Seerat Hadhrat Masih-e-Maud
08:30 Art Class
09:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th November 1995. Part 2.
10:05 Indonesian Service
11:05 Swahili Muzakarah
12:00 Tilawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), on the topic of the Attributes of Allah. Recorded on 24th January 1986.
15:05 Jalsa Salana speeches: speech delivered by Karim Asad Khan on the character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
15:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
17:00 Khilafat Jubilee Quiz
17:25 Question and Answer Session
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 28th December 1995.
20:30 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:00 Jalsa Salana Speech [R]
22:30 Art Class
23:00 From the Archives [R]

Thursday 23rd October 2008

00:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05 Hamaari Kaenaat
01:40 Liqaa Ma'al Arab: rec. on 28/12/1995
02:40 Art Class
03:10 Seerat Hadhrat Masih-e-Maud (as)
03:35 From the Archives
04:45 Khilafat Jubilee Quiz
05:30 Jalsa Salana Speeches
06:05 Tilawat, Dars & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor, recorded on 10th June 2007.
08:25 English Mulaqa'at: Recorded on 10th December 1995.
09:35 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Germany.
10:00 Indonesian Service
11:15 Shamail-e-Nabwi
11:50 Pushto Service
12:00 Tilaawat & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 Al Maaidah: cookery programme
14:45 Tarjamatul Qur'an Class: Rec. 31/03/1998
15:55 Shamail-e-Nabwi [R]
16:30 English Mulaqa'at: rec. on 03/12/1995. [R]
17:40 Moshaairah: an evening of poetry
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News
21:10 Tarjamatul Qur'an Class: rec. 31/03/1998. [R]
22:15 Shamail-e-Nabwi [R]
23:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 10 October , 2008 | Issue No. 41

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

اس سال اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے رہا ہے کہ انشاء اللہ برلن کی مسجد کا بھی افتتاح ہوگا اور اسی سال جرمنی میں جامعہ احمدیہ کا بھی اجراء ہورہا ہے۔ یہاں جو مبلغین تیار ہوں گے وہ جرمن زبان جاننے والے بھی ہیں اور اردگرد کے ممالک سے بھی آئیں گے۔ یہ لوگ پھر انشاء اللہ برلن کے راستے سے آگے روس جانے کے قابل بھی ہوسکتے ہیں اور ہوں گے۔ اس لحاظ سے بھی آپ کو تعلیم کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ آپ نے ہمسایہ ملکوں کو، روس کو اور دوسرے ملکوں کو بھی فتح کرنا ہے اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے۔

(جرمنی میں جامعہ احمدیہ کے قیام کے موقع پر منعقدہ تاریخی تقریب میں پہلے سال کے طلباء سے ان کے والدین، اساتذہ ودیگر جماعتی عہدیداران کی موجودگی میں حضور انور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب۔ طلباء جامعہ کو نہایت اہم نصائح)

بیت السبوح (جرمنی) میں جامعہ احمدیہ کا آغاز۔ فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین

واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کی الگ الگ کلاسز کا انعقاد اور وقف نو کے تعلق میں مختلف امور کے سلسلہ میں رہنمائی۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

20/اگست 2008ء بروز بدھ:

صبح پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کے قیام کی افتتاحی تقریب

آج پروگرام کے مطابق جرمنی میں جامعہ احمدیہ کا قیام عمل میں آرہا تھا اور جامعہ احمدیہ کے قیام کی افتتاحی تقریب تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے پانچ سال قبل اگست 2003ء میں اپنے پہلے دورۂ جرمنی کے دوران 2008ء تک جرمنی میں جامعہ احمدیہ کے قیام کا ارشاد فرمایا تھا۔ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں حضور انور کی منظوری سے جامعہ کمیٹی قائم کی گئی جو مسلسل جامعہ کے قیام کے لئے مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیتی رہی اور کام کرتی رہی۔

اپریل 2007ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم شمشاد احمد قمر صاحب مبلغ جرمنی کو جامعہ جرمنی کا پرنسپل مقرر فرمایا اور بعد میں کمیٹی کی ایک میٹنگ میں ہدایت دی کہ جامعہ احمدیہ پاکستان، کینیڈا، یو۔کے اور جرمنی کا معیار ایک ہی ہونا چاہئے اور اس طرح حضور انور نے جامعہ احمدیہ جرمنی کے کورس کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ وہی سلیبس ہوگا جو جامعہ احمدیہ پاکستان، کینیڈا اور یو۔کے کا ہے۔ البتہ اضافی طور پر یہاں جرمن زبان کی تدریس بھی ہوگی۔

جامعہ احمدیہ کی عمارت کے لئے جرمنی میں مختلف مقامات پر عمارتوں اور پلاٹس کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ لیکن جرمنی کے بعض قوانین کے پیش نظر اس معاملے میں بہت دقت پیش آئی۔ الحمد للہ آج کل Riedstadt کے علاقے میں احمدیہ مسجد کے پاس جامعہ کی تعمیر کے لئے ایک پلاٹ کی خرید کا معاملہ طے پاچکا ہے تاہم ابھی کچھ قانونی معاملات طے پانے باقی ہیں۔

بیت السبوح میں جامعہ احمدیہ کا آغاز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں جماعت جرمنی نے فیصلہ کیا کہ جب تک کسی الگ بلڈنگ کا انتظام نہیں ہوجاتا اس وقت تک بیت السبوح فرینکفرٹ میں ہی جامعہ کے سال اوّل کا آغاز کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی ایوان خدمت میں اپنے دفاتر کے ساتھ ملحقہ دونوں ہال اور گیلری جامعہ کے لئے خالی کردیں۔ ان دونوں ہالوں میں جامعہ کا دفتر، پرنسپل آفس، سٹاف روم اور کلاس روم قائم کیا گیا ہے اور طلباء کی اسمبلی کے لئے جگہ تیار کی گئی ہے۔ طلباء کے ہوسٹل کے لئے بیت السبوح میں موجود تین منزلہ رہائشی عمارت استعمال ہوگی۔ طلباء کی ضرورت کے لئے ایک بڑی وسیع و عریض لائبریری جامعہ میں پہلے سے ہی موجود ہے۔ اسی طرح مسجد، پروگراموں کے لئے ہال، کچن، ڈائننگ ہال، سپورٹ ہال اور پارکنگ کے لئے وسیع جگہ یہ سب کچھ بیت السبوح میں پہلے سے ہی مہیا ہے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے 57 درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کے بعد 25 طلباء کو پہلے سال میں داخلہ دیا گیا ہے۔ یہ سبھی طلباء اپنے والدین کے ہمراہ جامعہ کی افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے۔

تختی کی نقاب کشائی

جامعہ احمدیہ جرمنی کی افتتاحی تقریب کے لئے پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور سب سے پہلے جامعہ کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور جامعہ کے اندر معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سٹاف کے دفتر، پرنسپل آفس اور سٹاف روم کا معائنہ فرمایا اور کلاس روم بھی دیکھا جو جدید طرز کے فرنیچر کے ساتھ آراستہ تھا۔ اس کلاس روم کے پچھلے حصہ میں پانچ عدد کمپیوٹر بھی رکھے گئے ہیں۔

نوٹ بک میں زرّیں ارشاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرنسپل صاحب کے دفتر میں نوٹ بک پر تحریر فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ تمام اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کو اس ادارہ میں تعلیم دینے اور تعلیم حاصل کرنے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ ادارہ اس نہج پر چلنا چاہئے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے توقع کی اور وہ توقع تھی کہ اللہ کا خوف دل میں رکھنے والے، علم ومعرفت حاصل کرنے والے اور عاجزی اور انکساری سے دین کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے والے علماء تیار ہوں جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی جیسا مقام رکھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین“

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ جرمنی کے بیرونی احاطہ میں تشریف لائے جہاں جامعہ کے پہلے سال کے نئے داخل ہونے والے طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔ اس موقعہ پر جامعہ کمیٹی اور اساتذہ کرام نے بھی علیحدہ علیحدہ گروپ کی صورت میں تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

افتتاحی تقریب

جامعہ احمدیہ جرمنی کی افتتاحی تقریب کا انتظام مسجد سے ملحقہ ہال میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس ہال میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم باسل احمد نے پیش کی اور اس کا جرمن ترجمہ افتخار احمد صاحب نے پیش کیا۔ بعدازاں عزیزم کمال احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام

مَیں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں اور ان کی نگاہ رہے نیچی

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں